

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا
مباحثات

بروز سوموار مورخہ 10 اگست 2015ء
(بمطابق 24 شوال 1436 ہجری)

شمارہ 55

جلد 15



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر	مندرجات
2325	1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ
2326	2- صوبہ میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور ضلع قصور پنجاب میں بچوں کے ساتھ مبینہ زیادتی
2355	3- اراکین کی رخصت
2355	4- قرارداد
2356	5- مجلس منتخبہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع (خیبر پختونخوا پریویشن آف کانفلکٹ آف انٹرسٹ مجریہ 2015)
2357	6- مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا (خیبر پختونخوا پریویشن آف کانفلکٹ آف انٹرسٹ مجریہ 2015)
	7- مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس آرڈر مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا 2358

- 2359 8- مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس آرڈر مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا
- 2360 9- قاعدہ کا معطل کیا جانا
- 2361 10- قرارداد

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 10 اگست 2015ء بمطابق 24 شوال 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجے اٹھاؤن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
يَتَأْتِيهَا النَّاسُ آتْفُقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرْوَاهَا تَدْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا
أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَسَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكْسَىٰ وَلَسِكُنَّ
عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدًا -

(ترجمہ): لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہوگا۔ (اے مخاطب) جس دن تو اس کو دیکھے گا (اُس دن یہ حال ہوگا کہ) تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی۔ اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے۔ اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ (عذاب دیکھ کر) مدہوش ہو رہے ہوں گے۔ بے شک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا
أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔
 محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر!
 جناب سپیکر: یہ ’کونسی چیز آوری‘ ہے۔
 محترمہ نگہت اور کرنی: سپیکر صاحب!
 جناب سپیکر: جی جی میڈم، نگہت اور کرنی، چلو۔

صوبہ میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور ضلع قصور پنجاب میں بچوں کے ساتھ مبینہ زیادتی
 محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! شکریہ، آپ سے بات ہوئی ہے اور بہت Important
 issue ہے میں نے بات کرنی ہے۔ دو ایٹوز ہیں، بلکہ جناب سپیکر! ایک تو ہمارا ’پرائیویٹ ممبر ڈے‘ جو
 ہے، وہ ہمیشہ Lapse ہو جاتا ہے اور ہمارے بہت سے کونسی چیز یا ہماری بہت ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو
 ’پرائیویٹ ممبر ڈے‘ پہ آتی ہیں تو ہم لوگ بات نہیں کر پاتے ہیں، تو اگر آپ مہربانی کریں تو وہ
 ’پرائیویٹ ممبر ڈے‘ اگر ہو سکتا ہے یا جمعرات کو اگر آپ کر دیں تو مہربانی ہوگی۔ دوسری جناب سپیکر
 صاحب! آج ایک بہت اہم موضوع پہ میں یہاں پہ بات کرنا چاہ رہی ہوں، یہ جو میں نے پٹی باندھی ہوئی
 ہے جناب سپیکر صاحب! یہ ان بچوں کے ساتھ اظہار تکبر کیلئے ہے کیونکہ میں خود بھی ایک ماں ہوں اور
 قصور میں جو واقعہ تین سو بچوں کے ساتھ پیش آیا تو وہ ایک ایسی داستان ہے کہ جس میں جناب سپیکر
 صاحب! مجھے ایک پانچ منٹ چاہیئے ہوں گے کہ میں اس کے بارے میں بات کر سکوں۔ جناب سپیکر
 صاحب! مجھے اس معاشرے میں رہتے ہوئے شرم آتی ہے، ایک پاکستانی ہونے پہ میرا شرم سے جھک
 گیا ہے، ایک مسلمان ہونے کے ناطے میرا اللہ پہ تو یقین کامل ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ مسلمان ایسا
 کام نہیں کر سکتے جو کچھ قصور میں ہوا ہے۔ نہ صرف قصور میں ہوا ہے جناب سپیکر صاحب! یہ تمام پاکستان
 کی بات ہے اور اس میں یہ ہولناک ایک قصہ ہے قصور کا، جس میں پاکستانیوں کے سر شرم سے جھکا دیئے
 ہیں کہ تین سو بچوں کے ساتھ جس طریقے سے اجتماعی طور پہ ان کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا اور پھر اس کے بعد
 ان کی ویڈیوز کو، تقریباً گویا چھ ہزار ویڈیوز بنائی گئیں اور اس میں تمام بچیاں جو ہیں اور بچے جو ہیں، وہ چودہ
 سال کی عمر سے کم ہیں اور اس میں میں سمجھتی ہوں کہ یہ تمام ویڈیوز جو ہیں، نہ صرف یہ کہ یہ ویڈیوز ان
 کے Parents کو بھی دکھا کے ان کو بیلک میل کیا گیا، ان سے تمام تر جوان کی جائیدادیں اور ان سے پیسہ اور
 ان سے تمام چیزیں بھی لی گئی ہیں، بلکہ یہ ویڈیوز باہر کے ممالک میں بھی بیچی گئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب!

ہم بیسوں کیلئے اتنے کیوں گر گئے ہیں کہ صرف پیسہ کمانا ہمارے لئے جو ہے، اور ہم جیسے باثر لوگ، ہم جیسے لوگ ان تمام جرائم کی پشت پناہی کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کے توسط سے جناب سپیکر صاحب! ایک اور بات آج یہاں پہ کرنا چاہوں گی کہ بہت سی عورتیں، بہت سے مرد، بہت سے گھرانے جو ہیں، بہت سے Influential لوگوں سے بلیک میل ہو جاتے ہیں، ان کے گھرانے تباہ ہو جاتے ہیں، ان کے بچے در بدر ہو جاتے ہیں، آج میں سمجھتی ہوں کہ پولیس کی یہ ناکامی ہے اور پولیس کی نااہلی ہے کہ انہوں نے ان بچوں کے نام بھی ظاہر کئے اور پھر جناب سپیکر صاحب! ایک ایسا چینل، 92 چینل، جس نے کہ 30 جون کو یہ خبر بریک کی اور اس پہ بار بار پولیس پہ، پولیس کا اس پہ پردہ اتارنا اور پولیس جو ہے تو اس کو دبانے کی کوشش کرتی رہی اس واقعے کو، کیونکہ ہم جیسے باثر لوگ ان لوگوں پہ اثر ڈال رہے تھے اور اس کے بعد جناب سپیکر صاحب! جب ان والدین کو کہیں سے بھی، کہیں سے بھی انصاف نہیں ملا تو وہ جب لوگ آئے، ان میں سے پچیس لوگوں پہ پولیس نے حملہ کیا اور پچیس لوگوں نے، پچیس لوگ جو ہیں وہ زخمی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ان بچوں کا کیا، ایک بچہ جو ہے وہ چھ سال کا ہے، میں یہاں پہ بیٹھے ہوئے اپنے گیلری کے تمام میڈیا سے بھی درخواست کروں گی اور ان پولیس آفیسرز سے بھی درخواست کروں گی کہ خدا کیلئے جب ایسا کوئی واقعہ پیش آ جاتا ہے، وہ کسی بھی پراونس میں ہو، ان بچوں کے نام جو ہیں تو وہ ظاہر نہ کئے جائیں کیونکہ یہ ان کیلئے تا عمر روگ ہے جناب سپیکر صاحب! اور جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں یہاں پہ اور میں میڈیا سے درخواست کروں گی کہ یہ میری جو بات ہے، وہ Live پہنچائی جائے تاکہ یہاں کا جو چیف منسٹر، سپیکر صاحب اور ہم تمام لوگ ان بچوں کے ساتھ اظہار تکثیر کیلئے جائیں اور ان بچوں کو تسلی دیں اور میں حکومت وقت سے آپ کے توسط سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ان تین سو بچوں کا مستقبل ابھی کچھ نہیں رہ گیا ہے، ان لوگوں کو کسی ایسی جگہ پہ Settled کروادیں جہاں پہ ان کا ماضی جو ہے، وہ جو ہے تو بالکل پردہ پوش ہو جائے۔ ایک تو جناب سپیکر صاحب! یہ مسئلہ، دوسرا مسئلہ جناب سپیکر صاحب! یہ کہ آج آپ کو میرے ساتھ یہاں سے واک آؤٹ کرنا ہوگا، بجلی کے جو نام نہاد بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، ہم صبح چھ بجے کے، میں جناب سپیکر صاحب! یعنی ستر ہزار، ساٹھ ہزار روپیہ بل دیتی ہوں، اس کے باوجود آج میرے گھر میں صبح چھ بجے سے لے کر تین بجے تک جب میں آرہی تھی بجلی نہیں تھی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ یہ دشمنی کیسی، یہ کس قسم کی دشمنی ہے کہ جو ہم بل بھی دیتے ہیں، ہم یہاں پہ سارا کچھ یعنی واپڈا کے ساتھ

ہم لوگ ہر طریقے سے تعاون بھی کرتے ہیں، یہ واپڈا کی نااہلی ہے، یہ واپڈا کے منسٹر کی نااہلی ہے، جو کنڈے ڈالتے ہیں، ان کو جا کے پکڑیں اور جو لوگ بل دیتے ہیں، ان کو تو بجلی پوری دیں۔ جناب سپیکر صاحب! مطلب یہ کہ ستر ہزار، ساٹھ ہزار، پچاس ہزار مینے کا بل آتا ہے اور ہر بندہ Pay کر رہا ہے، اس کے باوجود جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو یہاں پہ اس ہاؤس سے بتانا چاہ رہی ہوں کہ آج میرے گھر میں آٹھ گھنٹے بجلی نہیں تھی، ٹھنڈا پانی تک نہیں تھا، میرے گھر پہ اگر کوئی بجلی کا بندہ آیا اور اس نے مجھ سے بل مانگا تو وہ اپنے سر پہ ڈنڈے کھا کے جائے گا اور ہینٹیں کھا کے جائے گا جناب سپیکر صاحب! میں بل نہیں Pay کروں گی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منور خان، منور خان۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ سر، د مخکبئی نہ خو مونر لکہ دا یو دغہ شوے وو چپی یرہ بھٹی تاسو بہ دا کارروائی ختم کړئ خو میڈم لہرہ تیزی او کړہ د بجلئی پہ بارہ کبئی، نن چپی زہ کمړی نہ راوتم نو پہ تی وی بانڈی پولیس آنسو گیس شیلنگ، لاتی چارج پہ بونیر کبئی لگیا دے او دا صرف بونیر یا مردان نہ دے، دانن هر دسترکت ته دا خبره راروانه ده او خلق، عوام د دې ذمه وار دا ایم پی اے گنری چپی یرہ دا د دوئی د وچې نہ دا بجلئی پہ مونرہ بانڈی بندیری او دا برا حال چپی کوم دلته پہ صوبہ کبئی لگیا دے۔ زہ خو وایم چپی مخکبئی مونرہ لکہ دا اے این پی پہ دور کبئی ہم مونرہ سرہ دا خبرہ بہ کیدله چپی "خپله خاوره خپل اختیار"، نن زہ د دې اسمبلئی دی کسانو ته لږ دا ریکویسٹ کوم چپی کم از کم دا شے لږ سیریس واخلی، چپی کله دې صوبې ته د غنمو کمے شی نو بیا په ما بانڈی پنجاب والا دفعه چوالیس اولگوی چپی کے پی کے ته به غنم نه ځی، نو پنجاب خو خپله، خپل اختیار خپل طاقت په دې ذریعې سره په ما بانڈی منی چپی کے پی کے ته به غنم هم نه ځی او دا ډیره د افسوس خبره ده، بلکه زه دا وایم چپی دا خلق چپی کوم نن روډونو ته رااوځی او د دې ذمه وار شاه فرمان یا منور خان یا بل څوک گنری، هغه به هم په هغې بانڈی بالکل صحیح خبره ده چپی یرہ د دې ذمه وار هم مونرہ یو، پنجاب په ما بانڈی غنم بند کولے شی، آیا صوبه د دې صوبې بجلئی په تربیلا کبئی پیدا کبیری او ما سره دا اختیار نشته چپی یرہ زه د دې

صوبې دې عوامو ته هم بجلي ورکړم او که دا شے تاسو چرته سنجيده وانخستو، اے اين پي هم په دې نعره باندې خپل مونږ باندې پينځه کاله تير کړل او پي تې آئي والا هم نن په هغې باندې لگيا دی چې ته تقريباً د يوې حلقې کهلاؤ کولو د پاره دومره ورځې دهرنا په اسلام آباد کښې کولې شے، دا خلق نن تا سره په هر ميدان باندې، په هر ځاې تيار دی۔ زه خو دې کسانو ته دا ريكويست کوم چې راځي چې نن يوه فيصله او کړو په دې فلور باندې چې نن هم مونږه خپل عوامو ته دا څيز بنکاره کړو چې مونږه تا سره يو، مونږه به هم نن په دې روډ باندې، په دې مين روډ باندې دهرنا لگوؤ، دا که اپوزيشن والا دی، که هغه دا حکومت والا دی، د دې ځاې نه به واک آوت کوؤ او په روډ باندې به بنايو چې کم از کم دې عوامو ته مونږه دا څيز ثابت کړو چې ما سره اختيار کوم دے، نوزه کم از کم دا خبره کوم په دې فلور باندې، زه نور ډير تائم نه اخلم، دا دهرنا پکار ده او د هغې نه بعد بيا تربيلې ته تگ پکار دے چې کم از کم زه دې خپل عوام ته خو دا څيز ثابت کړم کنه چې ما سره مرکز ولې دا غلط کار کوي؟ زه بار بار نعرې وهم، چغې وهم چې يره ما ته په خپلو پيسو باندې ترانسفارمر را کړئ، د دې چې څومره کسان ناست دی، هر سړی د ترانسفارمرود پاره، واټر سپلائي د پاره ايک ايک کروډ روپي جمع کړې دی او زه خواست کوم چې يره ما ته ترانسفارمر را کړه۔ زما ټيوب ويل مکمل کمپليټ دے خو صرف د ترانسفارمر په وجه باندې زما دا دوه کاله اوشو چې زما هغه ټيوب ويلونه دغسې پراته دی، اخر ولې دا کمزوری ستاسو او زمونږه ده؟ چې څومره پورې زمونږه د پنجاب وزير اعليٰ چې په ما باندې غنم بندولے شی، زه په دوئ باندې بجلي هم بندولے شم۔ زما دا ريكويست دے دې ټول فورم ته چې د دې نه بعد لاړ شو واک آوت او کړو د دې اسمبلئ نه او په روډ باندې دهرنا اولگوؤ۔ کم از کم نن په دې گرمي باندې، په دې نمر باندې چې کم از کم عوام ته دا پته اولگي چې واقعي دا اسمبلئ والا هم دومره پريشان دی چې څومره نور عوام پريشانه دی۔ تهينک يو جناب سپيکر۔

جناب سپيکر: بخت بيدار صاحب او بيا چې دے اکبر صاحب۔ د دې نه پس به شاه فرمان هله پاڅي۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، ڊیره زیاتہ شکر یہ چہی تاسو ما لہ پہ دہی موضوع موقع را کرہ۔ اول خو چہی زمونہرہ میڈم کوم خبرہ د قصور پہ حوالہ سرہ د ماشومانو او کرہ، زما خو دا ریکویسٹ دے چہی ٲول ایوان پہ جمع متفقہ قرارداد پاس کرو او دا اوایو چہی یرہ چا چہی دا غلط جرم کرے دے یا کہ پہ فرض مہال کہ پولیس غفلت کرے دے، کہ پکینہی د صوبائی اسمبلی ممبر دے، کہ پکینہی د قومی اسمبلی ممبر دے، کہ ہر ٲوک چہی دے چہی ہغوی تہ سخت نہ سختہ سزا اول ہغہ کسانو تہ ملاؤ شی چہی کوم بااثرہ خلق دے او وروستو چہی کوم Key ملزمان دی، ہغوی تہ د خپلہ سزا ملاؤ شی۔ یو درخواست زما دا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ دیکینہی، بلکہ پہ بریک کینہی تاسو یو جوائنٹ ریزولوشن د قصور ایشو بانڈی خپلہ یو دغہ او کرہ، یو جوائنٹ ریزولوشن بہ راؤرہ، بریک کینہی چہی کلہ بریک وی جی۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: او بل درخواست مہی دا دے، میڈم ہم اووئیل او منور خان ورور ہم دا خبرہ د بجلی او کرہ، تاسو تہ د معلومہ وی جی د چیف منسٹر پہ سربراہی کینہی دا ٲول ایوان لاړو او ہلتہ مطلب دا دے دھرنا ہم او کرہ د قومی اسمبلی مخی تہ، بیا ہلتہ زمونہرہ مشرانو تہ یقین دہانی ہم ورکرے شوہ او پہ ہغہی دا دے ٲلور پینخہ میاشتی تیرہی شوہی، د ہغہ بجلی پہ روٲین کینہی ہیخ تبدیلی رانغلہ۔ منور صاحب خبرہ او کرہ چہی خلق د صوبائی اسمبلی د ممبر نہ توقع، او دا تھیک ٲکہ وائی چہی د صوبائی اسمبلی ممبر تہ چہی کوم فنڈ ملاؤ شی، ہغہ ٲول ٲرانسفارمرو تہ او بجلی تہ داخل کری او بیا درٲدر خاورہی پہ سر پسہی گرخی۔ د ہغوی د ٲبلک مطلب دا دے چہی دا بجلی د صوبائی اسمبلی د ممبرانو سرہ دہ، دا د مجبورہی تحت دا فنڈ چہی کوم فنڈ د روٲونو د پارہ دے، دا او بو د ٲسپہی موزہ راواٲلو واٲدا تہ ئے داخلہی کرو۔ منور خان صاحب د تیوب ویل خبرہ او کرہ چہی دوہ کالہ او شو د ٲبلک ہیلتہ تیوب ویل تہ بجلی نہ ملا یرہ، زہ درتہ قسم خورم چہی زما پہ حلقہ کینہی شٲر۔ کالہ او شو، د بجلی ڊیمانڈ نوٲس داخل شوہ دے او تر اوسہ ٲورہی ہغہ سامان، اوس چہی زہ بجلی والا لہ

وراغلم، وئیل ئے چې د بجلئی ریت سیوا شوے دے، ته به بل ډیمانډ نوټس د پبلک هیلته نه جوړوې، بل مې ورله جوړ کړو، بیا مې ورته داخل کړو، تر اوسه پورې هغه سامان اوس هم نه دے رسیدلے۔ دیکښې څه زمونږه د پبلک هیلته والا هم کمزوری ده، د سی اینډ ډبلیو سکولونو ته بجلئی نه ده ملاؤ، هسپتالونو ته بجلئی نه ده ملاؤ، پیسې ئے داخلې کړې دی، د کوورونو والا او زما او ستا د میتر مسئله خو علیحده ده چې په هغې کښې پینځه زره روپئی د ډیمانډ نوټس کاسټ دے، نو زر روپئی په بجلئی خامخا بلکه زما په ضلع کښې خو داسې خبره شروع ده چې Openly ترانسفارمرې خرڅیږی، ایس ډی او او ایکسیئن دا ټوله عمله پکښې شامله ده او عجیبه خبره دا ده چې لائن مین سسپنډ کیری، سپرنټنډنټ سسپنډ کیری خو چرته ایس ډی او، ایکسیئن یا ایس ای سسپنډ نه شو په دې کها ته کښې حالانکه په دیکښې دا ټول ملاؤ دی۔ زما دا درخواست دے چې څنگه منور خان ورور او وئیل، مونږ سره ئے بل علاج نشته چې دا ټوله اسمبلی او زمونږه د حلقې عوام، مونږ هغه تربیلې ته څو چې پنجاب ته ئے بجلئی سپلائی کړې ده، هغه لائن شلوؤ چې د هغې نه بس، مطلب دا دے چې خبره خلاصه شی چې دی خلقو ته پته اولگی، مونږ به هم د قوم نه وزگار شو، قوم به دا نه وائی چې دا ذمه داری د ایم پی اے ده۔ زما دا درخواست دے چې ټول ایم پی اے گان د په دې صلاح شی، یوه ورځ د مقرر کړی چې تربیلې ته څو او د خپل پبلک سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر۔۔۔۔۔

جناب نخت بیدار: ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: اکبر حیات، اکبر حیات۔ د دې نه بعد بابک او بیا به شاه فرمان خان۔ یو منټ جی، تال له موقع در کوؤ جی، ترتیب باندي کوؤ جی۔ اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د ټولو نه وړاندې زه په قصور کښې چې دا کومه واقعه شوې ده، د هغې مذمت کوم او هغه متاثره خاندان د کومو سره چې دا ظلم او زیاتے شوے دے، وفاقی حکومت ته او پنجاب حکومت نه دا مطالبه کوم چې هغوی د اونیسې او هغوی له د سخت نه سخت سزا ورکړے شی۔

جناب سپيڪر صاحب، محترم منور خان صاحب، ميڊم، بخت بيدار صاحب د بجلو په حواله سره خبره او ڪړه، چونکه زه پخپله هم د دې صوبې اوسيدونکي يم، ٻي شک زما تعلق د پاڪستان مسلم ليگ نون سره دے خو چونکه د دې عذاب مونږ هم شڪار يو او زه هغه سياست هم نه کول غواړم، کوم ځائې کښې چې ناحق وي، کوم ځائې کښې چې ظلم کيږي او مونږ خپل پارټي Defend کړو۔ واقعي ده ميڊم صحيح او وئيل چې که چرې زمونږه د خيبر پختونخوا سره، زمونږه د دې بچو سره، زمونږه د دې خونديو ميندو سره د دې بجلئي په شکل کښې ظلم کيږي، د ټولونو وړاندې زه د هغې مذمت کوم او وفاقي حکومت ته دا مطالبه کوم چې که چرې تاسو زمونږه د خيبر پختونخوا مسائل حل کول نه غواړئ يا تاسو په هغې کښې هغه اهليت نه لرئ يا تاسو جان بوجه کي د دې حکومت په وجه باندې زمونږه دا بچي سوزول غواړئ نو بيا زه په فلور باندې دا وایم چې زه به تاسو سره ولاړيم او زه به تاسو سره تر اخر حد پورې ولاړيم او زه به تاسو نه وروستو کيرم نه۔ جناب سپيڪر صاحب! دا حقيقت خبره ده چې واپډي والا ما سره، چونکه زما تعلق د مسلم ليگ نون سره دے او د خلقو به دا سوچ وي چې کيدے شي اکبر حيات به ترائي راوړي او پکښې به ترانسفارمرې وړي او دغه نه به راوړي، يقين او ڪړئ چې زما د خپل کلي ترانسفارمر پندرہ ورځې وشوې چې کوم دے سوزيدلے دے او چې لاړ شم نو وائي ترانسفارمر نشته۔ جناب سپيڪر صاحب، تاسو خو دا وئيلے شي چې مونږه بي تي آئي والا يو، مونږ سره ظلم کوي، مونږه څه او وايو، وائي تاسو خو مسلم ليگ والا يئ او دلته ستا يو سيټ دے، ستا خو ډير احترام دے، وائي تالہ خو ئے په شپه باندې هم درکوي، جناب سپيڪر صاحب! داسي نه ده، مونږ سره هم دغه رنگ ظلم کيږي کوم چې تاسو سره کيږي، که چرې دې واپډي خليه قبله درسته نکره يا دوي د چا په وينا باندې مونږ سره دا ظلم کوي او زمونږه دا بچي سوزوي نو بيا مونږه سياست د خپل عزت د پاره کوؤ او د خپلو بچو د تحفظ د پاره او د دې خيبر پختونخوا د تحفظ د پاره کوؤ، که دا شے نه وي نو بيا خو مونږه دا برداشت کوؤ نه، زما دې ورور چې څنگه دا خبره او ڪړه، واقعي ده کروړونه روپئ، محترم سپيڪر صاحب! تاسو به هم جمع کړي وي، مونږه هم جمع کړي دي او واقعي دا عجيبه سسټم دے، مونږ ته ترانسفارمر

نه بنڪاريڙي، عجيبه سسٽم ڏي ڇڏي ڪوم ٿرانسفارمر او سوزي نو زمونڙه خويو لاکھ روپي تنخواه ده، په ڊي باندي په مياشت ڪيني ڇڏي ڪوم ڏي نو دوه سوه ٿرانسفارمري، په ڊي باندي خوبه زه دري ٿرانسفارمري جوڙي ڪرم، جناب سپيڪر صاحب! نور خومونڙ سره هغه حالات هم نشته ڇڏي مونڙه دا خالي ڇڏي ڪوم ڏي نو خدائي خدمتگاري ڪوڙ. نو مونڙه د ڊي فلور نه وفاقي حڪومت ته دا مطالبه ڪوڙ ڇڏي تاسو په خپل خان ڪيني اهليت پيدا ڪري او زمونڙه د ڊي صوبي دا مسئلي حل ڪري. ڊيره مهرباني.

جناب سپيڪر: سردار حسين بابڪ.

جناب سردار حسين: شڪريه سپيڪر صاحب. سپيڪر صاحب! اولئي خوپه قصور ڪيني ڇڏي ڪومه واقعه شوي ده او بيا نگهت بي بي هغي ته زمونڙه توجهه را او گر خوله، مونڙ ٽول په جمع د هغي واقعي په ڊير پرزور انداز باندي مذمت هم ڪوڙ او بيا د ڊي خبري سره اتفاق ڪوڙ ڇڏي Unanimous مونڙه يو قرار داد را وڙو د ڊي صوبي د اسمبلي نه او هغه پاس ڪرو ڇڏي نه صرف يو ميسج ڊي ٽول پاڪستان ته لاڙشي ڇڏي ڪه په يو صوبه ڪيني دا واقعه شوي ده، د ٽول پاڪستان عوام ڇڏي دي هغوي ته تهيس رسيدلے ڏي، ڊير زيات ذهني ڪوفت رسيدلے ڏي او مونڙ په ڊيرو سختو الفاظو د هغي مذمت هم ڪوڙ. سپيڪر صاحب، منور خان صاحب ڇڏي د لوڊ شيڊنگ خبره او ڪره، حقيقت دا ڏي ڇڏي مونڙ ڇڏي د خپلي صوبي ذکر ڪوڙ ڇڏي دلته لوڊ شيڊنگ هم ڊير زيات ڏي او بيا بجلي گرانه هم ڊيره زياته ده او بيا د ڊي گرمي په موسم ڪيني خوزمونڙ ٽول، د ٽولي صوبي دومره بد حال وي ڇڏي خلق جلوسونه هم او باسي او ظاهره خبره ده ڇڏي خلق په اشتعال ڪيني راشي، د واڊي يا د پيسڪو دفتر و باندي هم حملي ڪوي او داسي پيڻي مخي ته راشي ڇڏي راتل نه وي پڪار ڇڏي هغه پيڻي مخي ته راشي خو چونڪه د برداشت هم يو حد وي، هغه برداشت داسي خائي ته اورسي ڇڏي زما يقين دا ڏي ڇڏي بيا خلق غريبانان دومره تنگ شي ڇڏي مجبوراً روڊونو ته هم راوخي او جلاؤ گهيراؤ ڇڏي ڪومه پاليسي ده، په هغي باندي هم عمل پيرا شي. سپيڪر صاحب، پڪار خودا ده ڇڏي په ڊي صوبه ڪيني ڇڏي دا ڪوم ڊستري بيوشن لائنز دي، هغه دومره بوسيده شوي دي ڇڏي د زمانو نه هغه مين لائنز ڇڏي دي، هغه لڪيدلي دي او تاسو گوري

چي روزانه بنياد باندې كه زه دا اووايم، په دې ټوله صوبه كښې په سوونو ترانسفارمري چي دى هغه هم سوزى او بيا هغه غريبان خلق ممبران هم مونږه ټول، څنگ چي ټولو ممبرانو ذكر هم او كړو، تر خپله حد پورې، تر خپل وس پورې ټول كوشش كوؤ چي څومره كيدى شي چي هغه ترانسفارمري برابر شي. عوام هم په چندو باندې ستړى شو، زما دا خيال دى سپيكر صاحب! څنگ چي دلته ذكر هم او شو چي مونږ يوه كميتي جوړه كړې وه د وزير اعلى صاحب په مشرئ كښې، بيا اسلام آباد ته مونږ تللى وو، مونږ اسلام آباد كښې احتجاج هم كړى وو، مونږه احتجاج ريكارډ كړى هم وو او بيا مونږ منستر صاحب سره ميټنگ هم كړى وو او په هغه ميټنگ كښې دا فيصله شوې وه چي د هغه ميټنگ Follow-up meetings چي دى دا به روان وي. سپيكر صاحب! مونږ له دا خبره ډيره زياته سنجيده اخستل پكار دى، مونږ دا گنډو چي مركزى حكومت زموږ د دې صوبې سره چي كوم سلوك كوى، هغه سلوك د برداشت نه بهر دى او دلته ئې ذكر هم او شو. منور خان صاحب وائى چي عوامى نيشنل پارټي، دا د عوامى نيشنل پارټي نعره نه ده چي "خپله خاوره خپل اختيار او نه منو د بل اختيار"، دا د ټولو نعره ده، دا د دې صوبې د ټولو ممبرانو نعره ده او زما يقين دا دى چي دا نعره د سياست نه بالا تر ده، په دې مسئله، د دې صوبې سره په متعلقه ټولو مسائلو باندې پكار دا ده چي دا په 124 باندې مشتمل چي كومه زمونږه اسمبلې ده چي دا مونږ ټول د يو والى مظاهره او كړو. دا دومره لوئې ظلم جى روان دى چي په دې علاقه كښې اتلس اتلس گهنتې، شل شل گهنتې، د ترانسفارمرو حال خو ما تاسو ته اووئيلو، خلق جى بالكل داسې دى، داسې دى چي بالكل د خلقو برداشت چي دى سپيكر صاحب! برداشت ختم دى. غوره خبره دا ده چي زه په دې موضوع باندې په دې وخت باندې دا ډيمانډ ستاسو نه كوم چي تاسو نوې كميتي جوړه كړئ، چي دا كومه كميتي د وزير اعلى صاحب په مشرئ كښې جوړه شوې ده، پكار دا دى چي مونږ سنجيده طور باندې په هغې باندې كښينو، په هغې باندې ميټنگ او كړو، د هغې ميټنگ صورتحال، د هغې ميټنگ نه راواخلئ تر دې وخته پورې صورتحال، چي دا پكښې ډسكس كړو او نوې لائح عمل چي دى هغه جوړ كړو د دې صوبې په مفاد كښې، زما يقين دا دى چي دا به ډيره زياته

بهتر وی خو وخت سپیکر صاحب! اوس راغلی دے چي مونږ مرکزی حکومت له دا یو پیغام ورکړو، دا پیغام چي دا مرکزی حکومت زموږ نه په دې خبره ځان نشي خلاصولې چي خدائے مه کړه چي هغوی مونږ ته دا خبره کوی چي په دې صوبه کښې بعضې حصې چي دی، د دې صوبې بعضې ضلعې بجلی پټوی، مونږ نه مرکزی حکومت په دې خبره ځان نشي خلاصولې چي زموږ د کوټې کومه بجلی ده هغه مونږ له راځي، مونږ نه مرکزی حکومت په دې خبره هم ځان نشي خلاصولې، دا ELR او د China augmentation چي کوم فنډ دے، هغه مونږ ته نه ملاوېږي، زه په وثوق سره دا خبره کومه چي لوډ شیدنگ خو ځان له یو مسئله ده، دا زموږ لائنز چي دی، هغه برداشت نشي کولې چي هغه بجلی ورو پرېږدي، هغه Trip شی، فیډرې Trip شی، ترانسفارمرې اوسوزی، دا ورسره تړلې ډیره بنیادی مسئله ده، پکار دا ده، ښه زموږ د ELR کوم فنډ دے چي په هنگامی بنیادونو باندې، په فوری بنیادونو باندې دا زموږه مین لائنز چي دی چي د دې Repair اوشی، د دې Renewal، دا نوی شی، هله به دا شے، چي کله لوډ شیدنگ نه وی، بجلی وی، بیا به هغه لائنز کښې دومره قوت وی، دومره استطاعت وی چي هغه بجلی به سپیکر صاحب! هغه برداشت کړی. زه به ضرور دلته دا وئیل غواړم چي دا بالکل د سیاست نه بالاتر خبره ده، پکار دا ده چي کومه کمیټی دلته جوړه ده، د وزیر اعلیٰ صاحب ما ته پته ده چي د هغوی به نور هم ډیر زیات مصروفیات وی خو که ممکن وی، زر هغه میتنگ رااوغواړئ چي بیا هغې کښې مونږ یو لائحه عمل جوړ کړو په ځانې د دې چي زه دلته جذباتی خبره کوم چي روډ ته به اوځو، زه دا گنډم چي نه، دا اسمبلی چي ده، دا د مسئلې د حل د پاره لویه جرگه ده، مونږ کښې ډیر لوټې قوت دے چي مونږ ځان کښې اتفاق پیدا کړو، مونږ یو بل ته لار پرېږدو، مونږ د سیاست نه بالاتر په دې ټولو ایشوز باندې یو بل له لاس ورکړو. زه دا گنډم چي دا مرکزی، دا خو یو مرکزی حکومت دے، داسې چي لس مرکزی حکومتې شی ان شاء الله زموږ د دې اتفاق و اتحاد مخې ته چرې نشي ټینګیدې سپیکر صاحب.

جناب سپیکر: قربان خان لږ Specific خپلې علاقې هغه ایشو باندې خبره کول غواړی، شاه فرمان خان! د دې نه پس به تاسو، قربان خان!

جناب قربان علی خان: مہربانی سپیکر صاحب! تاسو ما ته وخت را کړو۔ Actually زما حلقه کښې دې وخت کښې کم از کم پندره کسان Behind the bar دی، هغه ورځ هغه هلې ځلې شوې وې خو هلته یو پرابلم دا دے چې مین روډ دے او دا روډ بیا ټول Connect کوی تر سوات پورې، رشکې، نو هغوی Daily دا روډ بندوی نو ډیر لوئې Mess جوړ دے او زه تاسو ته دا خواست کوم چې د دې د زر تر زره حل را اوځی او زما په زړه کښې خو ډیر څه وو خو ټولو په دې واپیدا باندې دومره خبرې او کړې او خاصکر بابک صاحب چې دا خبرې او کړې، نه مونږ ته روډ ته تلل پکار دی، نه مونږ ته اسلام آباد ته پکار دی، زما د دې ورور هم ډیرې خبرې خوښې شوې، د غړی، د نون دا ارباب صاحب، نو دوی مونږ سره په دیکښې ولاړ دی او دا ډیره لویه جرگه ده، ډیر لوئې فورم دے او زما خیال دے چې مونږ دې ته کښینو او متفقہ چې کوم قرارداد او ډیر سخت مذمت، ځکه چې دا ټول زمونږ په غاړه کښې پریوځی۔ بیدار بخت صاحب ډیره بنائسته خبره او کړه، دا ټول زمونږ غاړې ته راځی، د ایم پی اے گانو غاړو ته راځی نو زما خیال دے هیچرته تلل نه دی پکار، دلته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب قربان علی خان: او دویمه خبره صاحب!

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: دا نوم خورالہ تهییک اخلی کنه؟

جناب قربان علی خان: نه ته راغله په یو نوم وې، مونږ درنه بل څه جوړ کړل (تقیے) او صاحب! دا یو وړه غونډې خبره درته بله کومه، وړه نه ده، دا ډیره غټه خبره ده۔ د نگهت بی بی د جذباتو مونږ قدر کوؤ، مونږ پرې ټول خفه یو د قصور په دې دغه کښې، دا واقعہ گورې زما د APS نه غټه ده او څنگه چې دې ځانې کښې او دا د Terrorism بس اولنې یو کیس دے او مخامخ، هغه دغه د پرې اولگی او ځکه هغه ماشومان خو مړه شول خو دا ماشومان، دا ټول عمر، هره ورځ به دوی مری نو دا ډیر سخت دغه شوے دے او مونږ د هغې پر زور مذمت کوؤ۔ مہربانی صاحب! اسلام علیکم۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! زما خیال دے چہ پہ دہی باندہی بہ داسہی او کرو چہی دوی دا خبرہ او کری، یو خو بہ جوائنٹ ریزولوشن راولو او بریک کبہی بہ لہر کبہینو، یو اندرستینڈنگ بہ جوہ کرو چہی یرہ خہ اقدامات، متفقہ یو خبرہ راشی چہی ہغہ صحیح میسج ور کری او کم از کم عوامو تہ ہم پتہ اولگی چہی ہغہ ایم پی ایز چہی دی نو ہغہ غافلہ نہ دی او کم از کم د خیل دغہ سرہ دغہ وی۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔ (مداخلت) یو منٹ، د دی نہ پس بہ تاسو لہ در کرو۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہاں پر جو دو مسائل کی نشاندہی کی گئی، واپڈا کے حوالے سے کچھ چیزیں میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ابھی تک صوبائی حکومت کے جناب سپیکر! مرکزی حکومت کے ساتھ جتنے بھی ایٹوز ہم نے اٹھائے ہیں، انہوں نے کسی چیز سے انکار نہیں کیا، وہ سارے ایٹوز وہ مان جاتے ہیں۔ یہ بھی وہ کہتے ہیں کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ بھی وہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور آخر میں یہ کہتے ہیں کہ آپ ایک لیٹر لکھیں اور ہم اس کے اوپر عمل کرتے ہیں۔ میں نے میڈیا کے اوپر کھلم کھلا کہا ہے جناب سپیکر! کہ ہمیں مرکزی حکومت کے اوپر اعتماد نہیں، ان کے اوپر Trust نہیں کیونکہ وہ اپنے وعدوں سے ایسے مکر جاتے ہیں جناب سپیکر! کہ وزیر اعظم صاحب نے حویلیاں کے اندر جلسے میں کہا، چونکہ ہمارا صوبہ ہماری ضرورت سے زیادہ گیس پیدا کرتا ہے کہ Moratorium ہم نے اٹھایا، اس کے اوپر عملدرآمد نہیں ہوا اور آئینی پوزیشن یہ ہے کہ اگر ہم اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی چیز پیدا کرتے ہیں تو اس کے اوپر اس صوبے کے اندر پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ جناب سپیکر! جو ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں، جو آئینی ممبر نے کہا ہے، وہ آئینی ہے، ہم اپنے آئینی حقوق مانگتے ہیں اور وہ اس کے اوپر انکار بھی نہیں کرتے، مثال کے طور پر جتنے بھی یہاں ممبران ہیں، سب کو یہ تجربہ ہو گیا ہو گا کہ ہم پیسکو سے یہ کہتے ہیں کہ آپ آجائیں، ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، آپ اپنے Arrears بتادیں، آپ ہم سے پیسے لے جائیں، ہمیں میٹر لگوادیں، کوئی ایکسیس، کوئی ایس اسی، کوئی ایس ڈی او اس کیلئے تیار نہیں، میرا نہیں خیال کہ کوئی ممبر یہ بتا سکتا ہے کہ ان کے پاس واپڈا الہکار آئے ہیں اور وہ میٹر لگوانا چاہتے ہیں، تو جناب سپیکر! وہ میٹر لگوانا نہیں چاہتے ہیں، وہ اسلئے کہ واپڈا الہکاروں کو بھی یہ فائدہ ہے اور مرکزی حکومت کو بھی یہ فائدہ ہے کہ وہ یہاں پر Losses declare کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! ایک Simple formula ہے، ہمارا ان کے ساتھ

13.5/ 14% day to day generation میں ہمارا شیئر ہے، ہمارا حق ہے، وہ یہ کر سکتے ہیں کہ اگر آج 1600 میگاواٹ ہمارا حق ہے، وہ خیبر پختونخوا کو 1600 میگاواٹ دے دیں اور اگر وہ یہ بتادیں کہ اس صوبے کے فلاں ایریا میں لوگ بل نہیں دیتے، لہذا ادھر اتنی بجلی ہو اور اس ایریا میں اتنی بجلی ہو تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں ہے۔ اگر سوات میں لوگ بل دیتے ہیں تو ان کو تو بجلی دی جائے، اگر ڈی آئی خان میں لوگ بل دیتے ہیں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کے پاس کہاں سے یہ اختیار آیا کہ اسلام آباد میں بیٹھ کر لوڈ شیڈنگ کرواتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ لوگ بل نہیں دیتے ہو، ہم بیٹھے ہوئے ہیں کہ آپ آ جاؤ میٹر لگوادو اور پیسے لے جاؤ۔ کھلی کچسری کیلئے ان کے اہلکار آتے نہیں ہیں اور ہمارا حق یہ کہاں استعمال کرتے ہیں، کدھر استعمال کرتے ہیں؟ یہ کسی پارٹی، کسی ممبر کے ساتھ نہیں، یہ پورے خیبر پختونخوا کی بجلی چراتے ہیں اور ان کو یہ حق نہیں ہے، یہ اس صوبے کے اندر تو یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہاں سے بل زیادہ ہے، یہاں لوڈ شیڈنگ کم ہو اور جناب سپیکر! یہ بڑا Sensitive مسئلہ ہے، آج میں یہ کہہ دوں کہ وفاقی حکومت، ہمیں پنجاب سے گلہ نہیں ہے، یہ پاکستان کا مسئلہ ہے لیکن وفاقی حکومت اور میں معذرت کے ساتھ نون کے ممبران کے ساتھ کہ ہمیشہ یہاں پر آنا ختم ہو جاتا ہے نون کی حکومت میں، ہمیشہ یہاں پر یہ حالات نون کی حکومت میں آجاتے ہیں، میں آج مسلم لیگ نون، فیڈرل حکومت اور پرائم منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم آپ کے نقش قدم پر چلیں تو آپ سے پاکستان کے وجود کو خطرہ ہے، اگر خیبر پختونخوا کے لوگ اٹھیں تو خطرہ پاکستان کو ہے۔ آپ کے تو سعودیہ میں بھی، آپ کے تو لندن میں بھی اور دنیا بھر میں اپنے کارخانے بھی ہیں اور آپ کیلئے جگہ بھی ہے، اگر آپ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں تو یہ نہیں ہونے دیں گے لیکن اگر خیبر پختونخوا، کیونکہ یہاں پر پیپلز پارٹی کی حکومت بھی رہ چکی ہے، یہاں پر پرویز مشرف کی حکومت بھی رہ چکی ہے، لہذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں پنجاب سے گلہ ہے لیکن ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب بھی مسلم لیگ نون کی حکومت آتی ہے، اس صوبے کے اوپر ایک آفت آجاتی ہے، لہذا یہ انتقام یہ صوبہ مسلم لیگ نون اور میاں نواز شریف سے لے گا اور میں ان سے کہتا ہوں کہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بنیاد آپ رکھ رہے ہو، اسلئے کہ ایک حد ہوتی ہے لوگوں کو تنگ کرنے کی، آپ ہمارے بچوں کا احساس اور جناب سپیکر! میڈم نے ایک نکتہ اٹھایا، ہاؤس نے اس کے اوپر بات کی، کیا ان حکمرانوں سے ہم توقع رکھیں، جو اپنے بچوں کے ساتھ یہ حرکتیں کرتے ہیں، جو اپنے بچوں کو تباہ و برباد کرتے ہیں اور پولیس ان کے اوپر خاموش رہتی ہے، وہاں کی حکومت خاموش رہتی ہے؟ وہاں پر جو طاقتور لوگ ہیں، وہ

خاموش رہتے ہیں، ان سے ہمیں کیا توقع ہے؟ لہذا میں اس پورے ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں اور میں اتفاق کرتا ہوں، بائبک صاحب کے ساتھ بھی اتفاق کرتا ہوں کہ یہاں پر اس کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا جائے کہ کیا اور کب کب ہمارے خلاف یہ ایکشن لیا گیا ہے، کب کب ہمیں تنگ کیا گیا ہے، کس کس حکومت نے ہمیں تنگ کیا ہے؟ جناب سپیکر! انرجی کا منسٹر موجود ہے، عاطف خان، انہوں نے ڈیڑھ مہینہ پہلے دو مہینہ پہلے مجھے بات بتائی کہ ایک بڑا اچھا فیصلہ ہو گیا، فیصلہ کیا تھا کہ یا اگر آپ ہمیں ٹرانسفارمر نہیں دے سکتے ہو اور دو لاکھ کا ٹرانسفارمر ساڑھے چار لاکھ میں بھی نہیں دے سکتے ہو تو آپ ہمیں Allow کرو، آپ ہمیں اجازت دے دو جو کہ پیسکو چیف دے سکتا ہے کہ آپ Privately ٹرانسفارمر خریدو، آپ ہمیں کمپنیاں بتادو کہ یہ یہ کمپنیاں ہیں، یہاں پر منسٹر واپڈ اور منسٹر آف سٹیٹ دونوں موجود تھے، ان کی موجودگی میں بات ہوئی، انرجی ڈیپارٹمنٹ سے کہا گیا کہ آپ ان سے بات کریں، میں نے آج منسٹر صاحب سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ لیٹر بھیجو اور ہم ایک ہفتے میں کرتے ہیں، آج ڈیڑھ مہینہ ہو گیا، وہ ہمیں اپنی مرضی سے اپنے پیسوں سے ٹرانسفارمر خریدنے کی اجازت نہیں دیتے، کس سے انصاف مانگتے ہو، کہاں سے انصاف مانگتے ہو؟ اور جناب سپیکر! مجھے لگ رہا ہے کہ "تو تو مار" والی بات ہے ہمارے ساتھ بھی، ہم بھی کھڑے ہو جاتے ہیں، ہم بھی شور مچاتے ہیں اور ان کو بھی پتہ ہے کہ یہ لوگ کتنے پانی میں ہیں، میں اس ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کوئی بھی فیصلہ لیتے ہو اس کے ساتھ کہ پیچھے ہٹنا نہیں، اگر شور مچاتے ہو، لیکن میں کیا کہوں، ان کا بھی کوئی تصور نہیں ہے، ذرا سا پریشر ان کے اوپر آجائے، وہ منتیں کرنے لگتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں، جی بس ہو گیا، شرم ہی نہیں ہے، تو لہذا میں ان ممبران کے ساتھ متفق ہوں کہ کمیٹی کے اندر ڈسکس ہونی چاہیے یہ بات لیکن پھر اس طرح نہیں کہ ہم ایک Protest کریں، پھر اس طرح نہیں کہ ہم نکلیں، بالکل ایک Plan out کرنا چاہیے اور اس سوچ کے ساتھ کہ ہم نے اس پاکستان کے اندر رہنا ہے، کراچی اور خیبر پختونخوا کے اندر کوئی فرق نہیں ہے، ہم کوٹھ، لاہور اور پشاور میں کوئی فرق نہیں سمجھتے لیکن جس طرح بائبک صاحب نے کہا کہ Slogans ہوتے ہیں اور کچھ لوگ اس کے اوپر ایسے عمل پیرا ہوتے ہیں کہ باقی پاکستان کا حصہ وہ ہڑپ کر جاتے ہیں۔ میں اگر زیادہ ڈیٹیل میں جاؤں ثبوت کے ساتھ تو جناب سپیکر! یہ بات کہیں دور تک نکل جائے گی لیکن آج میں ممبران کے ساتھ متفق ہوں، یہ حکومت متفق ہے، اس ایٹو کے اوپر اکٹھے ہیں۔ اسمبلی کے اندر سب سے پہلے جو کمیٹی بیٹھے، وہ پہلے فیصلہ کرے کہ مسئلہ کدھر ہے۔ پبلک ہیلتھ کی بات کی گئی، مجبور ہو گئے کہ ہم سولر انڈیشن پر جا رہے ہیں، 130 ٹیوب ویلز

کئے، جس ٹیوب ویل کے ساتھ، جس ٹیوب ویل کے ساتھ بھی ایک کنال زمین فالتو ہو، یہ ہماری مجبوری بن گئی، جناب سپیکر! یہ بات پیسکو کو ہم Communicate کر چکے کہ اگر آپ لوگ چھ سات مہینے سال کے اندر ٹرانسفارمر نہیں لگواتے ہو، وہ Pipes rusted ہو جاتے ہیں، وہ پانی جو ہے، لوگ بیمار ہو جاتے ہیں، وہ اس کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! اس کو ہم سیاسی انتقامی کارروائی سمجھتے ہیں اور صرف پی ٹی آئی حکومت کے خلاف نہیں سمجھتے، اس صوبے کے خلاف سمجھتے ہیں، اس کے اوپر یہ ہاؤس جو بھی فیصلہ کرے گا، ہم اس کے ساتھ ہیں، حکومت ان کے ساتھ ہے کیونکہ یہ ہمارے اوپر اس قوم کی، اس صوبے کی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے، جناب سپیکر! آج میں اس ہاؤس میں آن دی فلوریہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک لیٹر ہم لکھیں گے نیب کو اور یہ بات میں کئی دفعہ پیسکو چیف کو سمجھا چکا ہوں، ایک لیٹر لکھیں گے نیب کو، کیونکہ جو پروسیجر ہے، وہ یہ ہے کہ جتنے معزز اراکین نے پیسے بھجوائے ہیں، مجھے یقین ہے کہ انہوں نے سکیمیں بھی دی ہونگی، ان سکیموں کے Against tendering ہوتی ہے جناب سپیکر! انہوں نے جتنے Poles خریدے ہیں، انہوں نے جتنے ٹرانسفارمرز خریدے ہیں، جو کہ آج سٹور میں نہیں ہیں، جناب سپیکر! وہ ٹرانسفارمرز اس معزز ایوان کے ممبران کے ڈیولپمنٹل فنڈ اور سکیموں کے Against خریدے گئے۔ میں اتفاق کرتا ہوں ارباب اکبر حیات کے ساتھ کہ شاید اس کو یہ مسئلہ ہو اور اس کے ٹرانسفارمرز اس کو نہ دیئے گئے ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ وہ ٹرانسفارمرز اگر آج سٹور میں نہیں ہیں تو وہ کس کے ایماء پر اور کہاں کہاں پر تقسیم ہو گئے ہیں، کس نے ان کو Install کیا، کہاں کہاں وہ Install ہو گئے؟ یہ بالکل نیب کیس ہے کیونکہ صوبائی حکومت کا پیسہ ہے جس کا غلط استعمال کیا گیا ہے جس میں ہم واپڈا منسٹر، منسٹر آف سٹیٹ اور پیسکو چیف کو Involve کریں گے اور ہمیں امید ہے جناب سپیکر! ہمیں ادھر سے انصاف ملے گا۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: عنایت خان! آپ کے بعد، میرے خیال میں آج ہم نے یہ جو ہمارے پاس کوئی چیز ہیں، ہم دوسرے دن کیلئے ڈیفیر کرتے ہیں اور چونکہ یہ ایک ایشو ہے، اس پر تھوڑا ہم نے بات کرنی ہے، بالکل کھل کر بات کریں اور دوسرا اس کے حوالے سے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ جو میٹنگ ہے، میں عاطف خان کو ریکویسٹ کروں گا کہ وہ میٹنگ آپ جلد از جلد Arrange کریں تاکہ جو کمیٹی ہے، وہ بھی ہو جائے اور ایک ریزولوشن، ایک تصور کے ایشو پر ہے اور ایک واپڈا کے ایشو پر، بریک میں آپ لوگ بیٹھ کر ایک جو انٹریولوشن لائیں گے۔ عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ایک ایسے مسئلے کو چھیڑا ہے کہ جو ہم میں سے ہر ایک کا مسئلہ ہے، نہ صرف اس ایوان کے ہر ممبر کا مسئلہ ہے بلکہ ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ میں دو دن پہلے گھر جا رہا تھا، میں بارہ بجے رات گیا رہنے گھر پہنچ گیا لیکن صبح میں نکل رہا تھا تو مجھے بتا دیا گیا کہ میرے حلقے کے تحصیل ہیڈ کوارٹر کے اندر ٹرانسفارمر جل گیا تھا، وہاں پوری کمیونٹی جمع تھی اور وہ آپ کو گالیاں دے رہے تھے، مجھے بتا دیا کہ منسٹر صاحب آپ کو گالیاں دے رہے تھے، میں نے ٹیلی فون اٹھا کے ایکسیسین سے پوچھا کہ ایکسیسین صاحب! ٹرانسفارمر آپ کے جل جاتے ہیں اور آپ نہیں لگاتے ہیں اور گالیاں منسٹر کو پڑتی ہیں۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ آپ نے اس بات کو ادھر چھیڑ دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم جا کے باہر لاکھ قسمیں کھائیں کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے، اس میں ایم پی اے کی کوئی Involvement نہیں ہے، اس میں منسٹر کی کوئی Involvement نہیں ہے، واللہ کوئی بھی ماننے کیلئے تیار نہیں ہے اور گالیاں ہمیں پڑتی ہیں، کام واپڈا خراب کرتا ہے۔ سر! میں آپ کے ذہن میں آپ کی وساطت سے واپڈا کے کچھ لطفی آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں، 2006-07 کے اندر ہم نے فنڈز جمع کئے ہیں، تین چار کروڑ روپے کے ہم نے فنڈز، ڈیپازٹ ورکس ہیں ہمارے، Sanctioned works ہیں، اس کا سامان ابھی تک ریلیز نہیں ہو رہا ہے۔ 2013 میں اسی حکومت کے اندر ٹرانسفارمرز کیلئے پیسے جمع کئے ہیں، وہ ابھی تک ریلیز نہیں ہو رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ پشاور کے اندر اور رسالپور اور نوشہرہ کے اندر لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، رشکی کے اندر لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، پشاور کے مضافاتی علاقوں میں لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، اس وجہ سے وہاں لوڈ شیڈنگ ہے اور بجلی نہیں دی جا رہی ہے۔ میں آپ کو بتاؤں، ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے اندر یہ میرے Colleagues: میٹھے ہیں، میاں جعفر شاہ صاحب اور دوسرے Colleagues: میٹھے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن کے اندر 90% ریکوری ہے 90%، لیکن آپ کے جن علاقوں کے اندر لوگ بل نہیں دے رہے ہیں، وہاں پھر بھی سردی کے موسم میں تین چار گھنٹے، بجلی چار پانچ گھنٹے آتی ہے، ہمارے ہاں Round the year دیر بالا اور دیر پائیں میں میرے علم کی حد تک Round the year مضافاتی علاقوں میں بالکل بجلی نہیں ہوتی ہے، اس کے باوجود کہ ہمارے ہاں 90% سے لیکر 100% کی ریکوری ہے۔ اگر آپ ریکوری کو دلیل بناتے ہیں تو آپ ملاکنڈ ڈویژن کو بجلی دے دیں، آپ ہزارہ کو دے دیں، مسئلہ یہ نہیں ہے، وہی ہے جو میرے دوست شاہ فرمان نے کہا کہ یہ صوبے کو ٹارچر کرنا چاہتے ہیں، یہ اس صوبے کے ساتھ

امتیازی سلوک کر رہے ہیں۔ اگر تمباکو ایگریکلچرل پراڈکٹ ہے اور وہ Cash crop ہے، ایک لحاظ سے تو وہ مرکزی سبجیکٹ ہے لیکن اگر گندم ایگریکلچرل پراڈکٹ ہے اور اگر کہیں اور پیدا ہوتی ہے تو وہ پراونشل سبجیکٹ ہے۔ بجلی ہمارے ہاں پیدا ہوتی ہے، گیس ہمارے ہاں، تو یہ Strategic assets ہیں، یہ مرکز کے پاس ہیں، اس پر آپ کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ جب آپ پیدا کرتے ہیں اور Naturally آپ کا Right ہے، کانسٹی ٹیوشن آپ کو دیتا ہے، اس میں بھی Constitutional right ہم آپ کو نہیں دے رہے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کہاں ہمیں دھکیل، ہمیں کہاں Push کر رہے ہیں؟ یعنی یہاں Irrespective of the political affiliations اے این پی، پاکستان تحریک انصاف، مسلم لیگ نون، بے یو آئی، جماعت اسلامی، سب کے لوگ، پیپلز پارٹی، اس ایوان کے اندر جتنی بھی پولیٹیکل پارٹیز ہیں، آزاد Candidates ہیں، سب مل کے، جب سے میں اس اسمبلی کے اندر آیا ہوں یہی ایک بات کر رہے ہیں۔ اسلام آباد ہم چلے گئے انہوں نے کہا ہم کمیٹی بناتے ہیں، کمیٹی بنا دی، کمیٹی کے ساتھ ہماری چار پانچ میٹنگز ہونیں، میں نے خود دو تین میٹنگز کے اندر شرکت کی، انہوں نے کہا ہم آپ کی ساری باتیں مانتے ہیں، ایک ایک کر کے سب کے بارے میں کہا کہ ہم نے یہ مان لیا، آپ کے یہ بقایا جات جو ہیں، وہ بھی دے رہے ہیں، ہم آپ کو، یہ ساری چیزیں مان لیں، آن ریکارڈ مان لیں لیکن دے نہیں رہے ہیں، سچی بات یہ ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ کس طریقے سے ہمارے یہ Rights ہمیں دیں گے اور میں میڈیا والوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم از کم یہ بات وہ 'ہائی لائٹ' کریں، یعنی فیڈرل گورنمنٹ سے بھی ہمارا دکھ درد جو ہے، مجھے تکلیف ہوتی ہے کہ جب یہاں ہماری اس اسمبلی کے اندر اس قسم کے سیریس ایشوز کے اوپر، اس قسم کے ایشوز کے اوپر بات ہوتی ہے تو ہمارے الیکٹرانک اور نیشنل میڈیا کے اندر اس کو کوئی کوریج نہیں دی جاتی ہے، آپ سندھ اور پنجاب کے اندر کوئی گالی نکلتی ہے اور وہ پھر میڈیا کی زینت بنتی ہے، ٹی وی چینلز کے اوپر کہتے ہیں کہ فلاں بی بی نے یہ کہا اور فلاں، انہوں نے کہا کہ اب میرے بچے آپ بیٹھ جائیں، سپیکر صاحب نے کہا کہ بچے بیٹھ جائیں اور یہ بات بار بار چلتی رہتی ہے لیکن یہاں اگر بینک انٹرسٹ کی کوئی چیز ڈسکس ہوتی ہے تو میڈیا کے اوپر نہیں 'ہائی لائٹ' ہوتی، الیکٹرانک میڈیا جو ہماری آواز مرکز تک پہنچاتا ہے، وہاں تک نہیں پہنچتی ہے، اسلئے جب لوگوں کی آواز وہاں تک نہیں پہنچے گی اور اس کے نتیجے میں مرکز کے حکمرانوں کی Insensitivity جو ہے، ان کی بے حسی ان کو Touch نہیں کیا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ جو رسالہ پور کے اندر اور ریشمی کے اندر واقعہ ہوا ہے، یہ ڈبل اور ٹریپل ہوتے

جائیں گے، اس طرح کے واقعات ہوتے رہیں گے۔ جب آپ کے گھر کے اندر آگ لگ جاتی ہے، آپ جل رہے ہوتے ہیں، آپ کے گھر کے اندر بجلی نہیں ہوتی ہے تو آپ خود اپنے آپ کو بھی آگ لگاتے ہیں اور باہر جا کے حکومتی پراپرٹی کو بھی آگ لگاتے ہیں اور پھر ہماری تکلیف ہوتی ہے صوبائی حکومت کو کہ ہم جا کے، ہماری پولیس جا کے، اس کے اوپر ہمیں تکلیف، ہمارے لئے تکلیف بنتی ہے کہ اپنے لوگوں کے اوپر لاٹھی چارج کر کے، اپنے لوگوں کو زخمی کر کے، اپنے لوگوں کے اوپر ایف آئی آر کر کے اور پھر فیڈرل منسٹر صاحب Statement دیتے ہیں کہ صوبائی حکومت ناکام ہے، وہ چیزوں کو کنٹرول نہیں کر رہی ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح شاہ فرمان نے کہا، Seriously اس مسئلے کے اوپر سوچنے کی ضرورت ہے، آپ پارلیمنٹری لیڈرز کو بٹھاتے ہیں، کابینہ کے سینئر ممبرز کو بٹھاتے ہیں، جس کو بھی بٹھاتے ہیں لیکن ہمارے سیشن اور اس ڈیبٹ کا کوئی Meaningful اور Productive conclusion ہونا چاہیئے۔

-Thank you very much

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تو کافی لیٹ آیا ہوں اور تمام دوستوں نے اس ایشو پر جو بات کی ہے، میں نے جو سنی ہے، اس دن اجلاس میں آپ نہیں تھے تو یہ ایشو اٹھایا گیا تھا اور میڈم سپیکر صاحب نے مجھے اس کی وضاحت کرنے کیلئے خصوصی طور پر بلایا حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ میں ممبر صوبائی اسمبلی ہوں اور پی ایم ایل این کا میں پارلیمانی لیڈر ہوں صوبائی اسمبلی میں، میں وفاقی وزیر بھی نہیں ہوں کہ میں یہاں پر کوئی جواب دے سکوں یا اپنے دوستوں کو مطمئن کر سکوں، بہر حال جناب سپیکر صاحب! یہاں یہ مسئلہ صوبائی اسمبلی میں کئی دفعہ اٹھایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب! قومی اسمبلی کے اندر یہاں پر جتنی پارٹیاں نمائندگی کرتی ہیں، اتنی پارٹیوں کے نمائندے وہاں پر قومی اسمبلی میں موجود ہیں جو قومی اسمبلی کے ممبرز ہیں۔ تحریک انصاف نے کئی دفعہ کوشش کی قومی اسمبلی سے استعفیٰ دینے کی، پی ایم ایل این نے ان کے استعفیٰ قبول نہیں کئے، ہماری یہ کوشش تھی کہ وہ یہاں پر بیٹھیں قومی اسمبلی کے اندر، صوبہ خیبر پختونخوا سے سب سے زیادہ ووٹ تحریک انصاف کو ملے ہیں اور خیبر پختونخوا سے قومی اسمبلی کے ممبران تحریک انصاف کے زیادہ ہیں، قومی اسمبلی کے اندر جو بیٹھتے ہیں، اس دفعہ بھی انہیں De-seat کرنے کیلئے جب قرارداد پیش کی گئی تو اس میں بھی پی ایم ایل این اور دوسری تمام سیاسی جماعتوں نے مل کے وہ قرارداد واپس لے لی تاکہ تحریک انصاف کے ممبران قومی اسمبلی یہاں پر بیٹھیں اور خیبر پختونخوا کے

مسائل کو قومی اسمبلی کے اندر اٹھائیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نہیں سمجھتا کہ میں پاکستان مسلم لیگ نون کا ممبر صوبائی اسمبلی ہوں اور شاہ فرمان صاحب کی اور عنایت اللہ خان صاحب کی بات میں نے سنی ہے کہ یہاں پر یقیناً یہ بہت بڑا فورم ہے، صوبے کے مسائل کو اجاگر کرنے کیلئے، اگر یہ اپنے ممبران قومی اسمبلی کو یہ کہہ دیں کہ اس ایٹو کو وہ وہاں پر اٹھائیں تو میری پارٹی کا بھی ہے، تحریک انصاف کا بھی ہے، پی پی پی کا بھی ہے، اے این پی کا بھی ہے، جے یو آئی کا اور قومی وطن پارٹی کا، تمام سیاسی جماعتوں کا اور صوبہ بھر کے عوام کا یہ ایٹو ہے، اگر وہ اس ایٹو کو قومی اسمبلی کے اندر اٹھالیں تو میرے خیال کے مطابق وہ فورم اس کیلئے بہت زیادہ موزوں ہے۔ میں قطعاً پیسکو کا دفاع یہاں پر نہیں کرتا جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے عوام کو پیسکو کی طرف سے بہت زیادہ تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات بھی کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں کہ آج سے دو سال پہلے جو اس ملک میں لوڈ شیڈنگ کی حالت تھی، آج خدا کے فضل و کرم سے ان دو سالوں میں اس میں کمی آئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میرا بھائی یہ کہہ رہا تھا "اک پھار اتے بھاؤں چنگا ہے، پر دو وانہی چنگا" پنجاب بہت اچھا ہے، مرکز اچھا نہیں ہے، پاکستان ٹوٹنے کی طرف جا رہا ہے، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ یہ ملک پاکستان مسلم لیگ نے حاصل کیا تھا اور اس کا دفاع بھی پاکستان مسلم لیگ نون ہی کرے گی ان شاء اللہ خدا کے فضل و کرم سے، اس کے اوپر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام ممبران صوبائی اسمبلی نے اپنے اپنے فنڈز ٹرانسفر کر کے جمع کئے، کھسوں کیلئے جمع کئے اور دوسری بجلی کی ضروریات کیلئے جمع کئے جو ملنے میں، عوام کی دشواری دور کرنے میں پیسکو کاوٹ ہے، میں خود بھی مرکزی وزراء اور وزیر اعظم صاحب اور گورنر صاحب کے نوٹس میں یہ بات لاؤں گا کہ ہر اجلاس میں پیسکو کی وجہ سے مرکزی حکومت کے اوپر تنقید کی جاتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں جناب سپیکر صاحب! کہ واپڈ امرکزی گورنمنٹ کے Under آتا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! ذرا صوبائی محکموں کے اوپر بھی ہمیں نظر ڈالنی چاہیئے۔ اس دن میرے ایک دوست نے کہا کہ عابد شیر علی کو استعفیٰ دینا چاہیئے اسلئے کہ پیسکو صحیح کام نہیں کر رہا، اگر جناب سپیکر صاحب! پیسکو صحیح کام نہیں کر رہا اور ہم عابد شیر علی سے تحریک انصاف والے استعفیٰ مانگتے ہیں تو میں تحریک انصاف کے تمام صوبائی وزراء سے استعفیٰ مانگنے میں حق بجانب ہوں کہ کوئی صوبائی محکمہ ان وزراء کی نہیں سنتا اور صوبے کے مسائل جوں کے توں پڑے ہوئے ہیں۔ میں جناب سپیکر صاحب! یہ بات بھی یہاں کرنا چاہتا ہوں، بہت ہو گیا اس سے پہلے کہ مرکزی حکومت کے اوپر یہ

صوبائی حکومت اپنا بوجھ ڈالتی ہے، مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے اوپر اپنا بوجھ ڈالتی ہے، جناب سپیکر صاحب! تحریک انصاف کو صوبے میں اور مسلم لیگ نون کو مرکز میں عوام نے اپنے مسائل کے حل کیلئے ووٹ دیا ہے، اسمبلیوں میں بھیجا ہے، اب یہ سودا نہیں کئے گا کہ ہم اپنا گند ان کے اوپر ڈالیں، یہ اپنا گند ہمارے اوپر ڈالیں، خدارا، میں درخواست کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ مل کے صوبے کے عوام کو مشکلات سے نکالا جائے، مل کر صوبے کے عوام کو ان مشکلات سے نکالا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، 2013 کا جو الیکشن ہوا ہے، اس الیکشن میں اس ملک کے عوام نے اور اس صوبے کے عوام نے دو ایشوز کے اوپر ووٹ دیئے ہیں، تمام سیاسی پارٹیوں کو، ایک دہشتگردی کے اوپر، ایک لوڈ شیڈنگ کے اوپر۔ الحمد للہ، یہ صوبہ دہشتگردی کی آگ میں جل رہا تھا، اس کا کریڈٹ نواز شریف کو جاتا ہے، آج خدا کے فضل سے پورا ملک امن کی طرف جا رہا ہے اور راجیل شریف کو، پاکستان آرمی کو اور ہماری تمام فورسز کو کہ جنہوں نے صوبے میں امن قائم کرنے کیلئے بے تاشا قربانیاں دی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! پھر بھی میں نے بات لمبی کر دی، آپ کا وقت میں نے ضائع کیا، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ بات بس ختم کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ جو ایشو ہے، پیسکو کے خلاف جو بھی صوبائی حکومت کارروائی کرے گی، ہم اس کا بھرپور ساتھ دیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور جو بھی محکمہ صوبائی حکومت کا غلط کام کرے گا، انہیں بھی ہمارا ساتھ دینا ہوگا۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نلوٹھا صاحب نے

آخر میں بہت اچھی زبردست بات کی، باقی ڈیٹیلز میں میں نہیں جاؤں گا لیکن تھوڑی سی Statistics کے مطابق میں بات کروں گا، کچھ مسائل ہیں ہمارے، یہ سارے ممبران کے، صرف حکومت کے نہیں ہیں اور اس میں Natural justice کا عنصر، اس کی نفی ہو رہی ہے کہ اگر مجھے میرے گناہ کی سزا ملتی ہے تو ٹھیک ہے مجھے اس کیلئے تیار ہونا چاہیئے۔ اگر چور چوری کرتا ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے کہ جی کل کو مجھے پکڑا جائے گا تو پھر اس کو سزا بھی ملتی ہے لیکن اسے پتہ ہوتا ہے کہ میں چوری کر رہا ہوں، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ جتنے بھی یہاں پر ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو اس گناہ کی سزا دی جاتی ہے کہ جو کہ انہوں نے نہیں

کیا پیسکو اپنی نااہلی یا اوپڈیا فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ یا جو بھی ہے، نالائقی ان کی ہے، گناہ ان کا ہے اور ذلیل سارے یہ یہاں جو ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ذلیل یہ ہوتے ہیں۔ نمبرون لوڈ شیڈنگ، لوڈ شیڈنگ کی جب ہم نے کئی دفعہ بات اٹھائی فیڈرل منسٹر سے، منسٹر آف سٹیٹ سے تو وہ ہمیں دو Reasons بتاتے ہیں جو کہ دونوں Invalid ہیں، نمبرون Reason وہ کیا بتاتے ہیں کہ جی پروڈکشن کم ہے، پروڈکشن کم ہے، اس کی تو چلیں پروڈکشن کم ہے، اس کو تو جو کرنا ہے کر رہے ہیں لیکن اس کے آگے وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ جی آپ کے Line losses بہت زیادہ ہیں، تو میں نے Personally ان کو یہ کہا کہ جی Line losses زیادہ ہیں تو آپ اس کے خلاف ایکشن لیں، یہ دنیا میں کہاں کا قانون ہے کہ بجلی کی چوری میں کروں اور سزا شاہ فرمان صاحب کو ملے؟ اگر کسی کا ہمسایہ بل نہیں دیتا تو آپ جو پورا بل دے رہے ہیں، اس کو کیوں سزا دے رہے ہیں؟ یہ کہیں نہیں ہوتا لیکن کہہ رہے ہیں کہ جی اس پر Line losses زیادہ ہیں تو ان ساروں کی بجلی بند کر دیتے ہیں، یہ نمبرون Invalid reason ہے۔ پھر نمبر ٹو وجہ کیا بتاتے ہیں کہ جی ہم آپ کو بجلی پوری دینا چاہتے ہیں لیکن آپ کا سسٹم نہیں اٹھا سکتا، تو خواجہ آصف صاحب کو میں نے یہ کہا کہ جی یہ سسٹم تو ہمارا نہیں ہے، سسٹم تو پیسکو کا ہے، سسٹم تو آپ کا ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ سسٹم کو Strengthen کریں، آپ سسٹم میں انویسٹمنٹ کریں، آپ سسٹم میں پیسہ لگائیں، تو کہتے ہیں کہ جی ہم کر رہے ہیں۔ تو پہلے ایک آدمی کو کمزور رکھتے ہیں، اس کو کھانا کم دیتے ہیں کہ جو کمزور ہے، پھر جب وہ کہتے ہیں کہ جی کھانا دیں تو آپ کہتے ہیں نہیں تم کمزور ہو اس وجہ سے ہم زیادہ نہیں دے سکتے۔ عجیب سی بات ہے کہ سسٹم بھی ان کا ہے، انویسٹمنٹ بھی انہوں نے کرنا ہے اور کہتے ہیں کہ جی آپ کا سسٹم کمزور ہے، بجلی زیادہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس کیلئے ہم نے ان سے کئی دفعہ، لیکن یہ میں آپ کو وجہ بتاتا ہوں کہ وجہ کیا بیان کرتے ہیں، Invalid reason۔ پھر اس کے بعد ٹرانسفارمرز کی بات آجاتی ہے، ٹرانسفارمرز ایک تو سارے صوبائی اسمبلی کے ممبران، صوبائی محکموں نے، ہاسپٹلز نے، سکولوں نے پیسے جمع کرائے ہوئے ہیں اور ان کو ٹرانسفارمرز نہیں ملتے، ٹرانسفارمرز نہیں ملتے، اب مجھے یہ بتائیں کہ اگر ٹرانسفارمرز خریدنا کوئی اتنا بڑا مسئلہ ہے، پیسوں کی بات ہے نا، پیسے سال دو سال، پانچ سال سے اربوں روپے، اربوں روپے صوبائی حکومت کے پڑے ہوئے ہیں اور انہی پیسوں کے، ٹرانسفارمرز لگانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے، بل بجلی کا کون لیتا ہے؟ بجلی اگر کوئی استعمال کرتا ہے، اس سے پیسکو بل لیتا ہے، صوبائی حکومت تو نہیں لیتا، ٹرانسفارمرز ٹھیک کرنا، ٹرانسفارمرز سپلائی کرنا، ٹرانسفارمرز لگانا، بجلی کا کھمبا لگانا، تار لگانا، یہ ساری پیسکو کی

ذمہ داری ہے، وہ پوری نہیں کرتا اس کے ہم پیسے دیتے ہیں، صوبائی حکومت پیسے دیتی ہے اور اس کے باوجود وہ نہیں دیتے۔ تو اگر پیسے ہم دے رہے ہیں تو ٹرانسفارمرز خریدنے میں کونسی ایسی بڑی بات ہے کہ وہ ٹرانسفارمرز بھی نہیں خرید کر کے دے سکتے، اور پھر اگر ہم اعتراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں، یہ جی آپ سیاسی مخالفت کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ پھر اس کے بعد ٹرانسفارمرز ٹھیک کرنا جو کہ آج کا مسئلہ ہے۔ ٹرانسفارمرز خراب ہوتے ہیں، سو سو، دو سو لوگ، پانچ پانچ سو لوگ ہم لوگوں کے گھروں میں، ہم لوگوں کے حجروں میں لوگ آتے ہیں کہ جی ٹرانسفارمرز جلا ہوا ہے، آپ ٹھیک کر کے دیں۔ اب ٹھیک بات وہ کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جی اس گرمی میں بچے بوڑھے بیچارے کیسے گرمی میں گزارا کریں گے اور جب ہم پیسہ کو کہتے ہیں، کہتے ہیں کہ جی بیس دن لگیں گے، پندرہ دن لگیں گے، پچیس دن لگیں گے ٹرانسفارمر کو Repair کرنے میں، توجہ ہم انہیں کہتے ہیں کہ جی اس پر تو اتنے دن لگیں گے، لوگ جو آئے ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جی آپ اپنی جیب سے کریں، ایک ٹرانسفارمر پر آپ کو پتہ ہے کہ پچاس ہزار، اسی ہزار، ایک لاکھ روپے لگتے ہیں تو میں نے اپنے حلقے کے لوگوں سے سنا ہے کہ آپ اپنی جیب سے کریں، میں نے کہا جی میری جیب تو اتنی اجازت نہیں دیتی کہ حلقے میں روزانہ دو چار ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، وہ اگر میں اپنی جیب سے کروں تو یہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے دن کا خرچہ ہے، مہینے کا تیس چالیس لاکھ روپے بنتے ہیں تو یا تو مجھے اس کیلئے کرپشن کرنا پڑے گی، میں نے ان کو پشتو میں کہا، میں نے کہا "بیا بہ تاسو نہ خرمن او باسم نو بس هغه پیسې به په دې باندې لگوم نو وائی دا خو به نه کوې" تو پھر مسئلہ یہ آتا ہے کہ جب ہم اسے کہتے ہیں Repair کیلئے کہ آپ ٹھیک کریں، ٹھیک کریں اس کو، جی ہمارے پاس دوورکشاپ ہیں، توجہ ہم انہیں کہتے ہیں کہ جی دوورکشاپ ہیں تو ان کو تین کر دیں، چار کر دیں، ہاں ٹھیک ہے کر دیں گے۔ یہ میں آپ کو سارے وہ مسئلے بتا رہا ہوں کہ جو ان سے ہماری ڈسکشن ہوئی ہے۔ نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، اچھانیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، ان سے کئی دفعہ بات ہوئی، وہ شاہ فرمان صاحب والی بات وہ اکثر لوگ کہتے ہیں، وہ پشتو میں ایک مثال ہے کہ هغه پولیس والا وائی۔ وائی کار ہم مہ کوہ، انکار ہم مہ کوہ۔ توجہ انہیں کہتے ہیں کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، یہ ہمارا حق ہے دے دیں، ہاں جی، بالکل آپ کا حق ہے، آپ کو دیتے ہیں، اس کو ہم سی سی آئی میں لے کے جائیں گے، کیوں لے کے جائیں گے؟ جب Cap کیا تھا تو سی سی آئی نے Cap کیا تھا؟ نہیں، جب Uncapping کر رہے ہیں تو کہتے ہیں اس کو سی سی آئی میں لے کے جائیں، ہم نے کہا سی سی آئی میں لے کے جائیں لیکن اس کو کم از کم ریلیز

کر دیں۔ یہ میں آپ کو ساری وہ باتیں بتا رہا ہوں کہ جو ان سے ہماری کئی دفعہ یہ مسلسل، یہ نہیں کہ ہم ان سے کوئی ڈسکشن نہیں کرتے یا میٹنگز نہیں کرتے، 13.5% اس صوبے کا حق بنتا ہے، 10% دے رہے ہیں، یہ آج سے نہیں، یہ کئی سالوں سے 10% دے رہے ہیں۔ اچھا جب انہیں کہتے ہیں کہ کیوں بجلی کم دیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی سارے صوبوں کو کم دیتے ہیں، تو ہم انہیں کہتے ہیں کہ جب سارے صوبوں کو کم دیتے ہیں تو وہ زیادہ کس کو دیتے ہیں، اگر سارے صوبوں کو کم دے رہے ہیں تو کسی کو تو زیادہ دیتے ہوں گے نا، جب بجلی کی پروڈکشن ہو رہی ہے تو کہتے ہیں کہ وہ بھی نہیں بتاتے، اب آخری بات، میں اس بات کو کہ کئی دفعہ یہ باتیں ہوئیں اور عجیب مصیبت یہ ہے کہ اگر میں اپنے گناہ میں ذلیل ہوں تو میں کہوں گا کہ ہاں ٹھیک ہے میری غلطی تھی، میرا گناہ تھا لیکن پرانے گناہ میں ہم لوگ ذلیل ہو رہے ہیں اور یہ میں میڈیا کے حضرات سے بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ کم از کم لوگوں کو بتائیں کہ یہ واپڈا، یہ پیسکو صوبائی حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہے لیکن کم از کم جس طرح یہاں پہ بات ہوئی، اگر یہ لوگ پھر تنگ ہو گئے تو پھر مجبوراً یہ لوگ جائیں گے، سارے لوگ جائیں گے، پھر تربیلا گئے جہاں بھی گئے اور زبردستی اگر وہ لائن کاٹیں، جو بھی کاٹے پھر کیا کرے گی پولیس، کتنے لوگوں پہ لاٹھی چارج کرے گی، کتنے لوگوں پہ آنسو گیس پھینکے گی، کتنے لوگوں پہ گولیاں چلائے گی؟ لیکن مجبوری ہے، پھر جب لوگ تنگ ہوں گے، ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ یہ مسئلہ اقسام و تقسیم سے حل ہو جائے اور جس طرح آپ نے کہا کہ آج صبح بھی چیف منسٹر صاحب نے بات کی لیکن پھر ہم جو پہلے کمیٹی بنائی تھی، اس کو اکٹھا کر کے پھر فیڈرل گورنمنٹ سے بات کر لیتے ہیں کہ جی خدا کیلئے ہم کچھ زیادہ نہیں مانگ رہے ہیں، ہم صرف اپنا حق مانگ رہے ہیں جو ہمارا بنتا ہے، ہمیں زیادہ بجلی نہ دیں، 13.5% جو ہمارا حق بنتا ہے، وہ دیں جو پیسے ہم نے دیئے ہوئے ہیں، ان بیسوں کے ہمیں ٹرانسفارمرز دیں، ٹرانسفارمرز جو Repair کرنا آپ کی ذمہ داری بنتی ہے، آپ وہ Repair کر کے دیں اور آخری بات کہ واپڈا میں، پیسکو میں مجھے کئی دفعہ انہوں نے کہا کہ جی آپ ایکشن لیں تو میں نے کہا یہ تو وہی والی بات ہو جائی گی کہ مدعی سست اور گواہ چست، اگر آپ کا محکمہ ہے، مجھے بتائیں کہ کتنے، پچھلے ایک سال میں میں نے تو نہیں سنا کہ کوئی ایس ای Suspend ہو، یا Terminate ہو، یہاں ہزاروں صوبائی ملازمین کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے لیکن مجھے بتادیں کہ پیسکو کا اگر کوئی ایکسیشن، کوئی ایس ای، کوئی ڈی او Terminate ہو، اس کے خلاف ایکشن لیا گیا ہو؟ جب تک ان کے خلاف ایکشن

نہیں لیا جائے گا، میٹر عام آدمی نہ ٹھیک کر سکتا ہے، نہ خراب کر سکتا ہے، وہی لوگ ملے ہوئے ہیں، جب تک ان کے خلاف ایکشن نہیں ہوگا تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔
جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اس ایشوپہ کافی ڈسکشن ہوئی، اس پہ اس طرح کرتے ہیں کہ کل دو بجے پارلیمانی لیڈرز اور حکومت، یہ مشترکہ طور پر ایک جوائنٹ ریزولوشن بھی بنالیں تاکہ کل ہم اس کو پاس کرائیں اور طریقے سے جو جو ایشوز ہیں، وہ اس میں Properly address ہو جائیں، کل دو بجے آپ لوگ آجائیں اور اس پہ وہ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب پرویز خٹک، وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لائے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب بھی آگئے ہیں، اس ایشوپہ تو کافی Detailed discussion ہو گئی ہے تو میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب! اس وقت مین ایشو واپڈا کے اوپر، لوڈ شیڈنگ کے اوپر بہت سیریس ڈسکشن ہو رہی ہے اور تمام ارکان کے بہت Serious concerns ہیں کہ لوڈ شیڈنگ ابھی اپنی حدود سے بہت آگے بڑھ گئی ہے اور اس کا سارا نزلہ عوام کے اوپر، تو آپ اگر اس کے اوپر Comments کرنا چاہتے ہیں تو چیف منسٹر صاحب کو، اور اس میں ایک تجویز یہ آئی ہے کہ جو کمیٹی آپ نے بنائی تھی، جو Negotiation کر رہی تھی، اس کمیٹی کو Activate کیا جائے اور اگر آپ کے پاس کل ٹائم ہو تو کل دو بجے ایک میٹنگ کی جائے، اس کیلئے کوئی ترتیب بنائی جائے۔ پلیز، چیف منسٹر صاحب!

(تالیاں)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سپیکر صاحب! میں سب سے پہلے تو اپوزیشن کا شکر گزار ہوں کہ اس ایشو پر انہوں نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا اور ہم اسلام آباد آگئے اور پورا ایک سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد Continuously میری میٹنگز فیڈرل منسٹر کے ساتھ اور سیکرٹریز اور Different ان کے جو ادارے ہیں، سب سے میٹنگز ہوتی رہیں اور ہمارے ایشوز ڈسکس ہوتے رہے لیکن Specially لوڈ شیڈنگ پہ میں نے یا ہم سب نے مل کر ادھر اسلام آباد میں ایک پوائنٹ Raise کیا تھا کہ 2008 سے ہمارے صوبے کو 10% کے حساب سے شیئر جو پاکستان میں Daily produce ہوتی ہے بجلی، جس میں ہمارا 13.7% something exact share ہے، اس شیئر کی بجائے ہمیں 2008 سے 10% دیا جا رہا ہے، یہ ایشو میں نے ان کے ساتھ اٹھایا کہ ہمارا اپنا جو حق بنتا ہے، یہ نہیں کہ ہماری تو ویسے بھی ایکسٹرا بجلی ہے، ہم یہ

نہیں کہتے کہ ہمیں اپنی ساری بجلی دے دو لیکن پاکستان میں جو شیئر ہے، وہ ہمیں ملنا چاہیے، وہ میرے خیال میں تین چار، پانچ مہینے میں لگتی رہتی رہیں اور افسوس مجھے اس بات پر ہے کہ فیڈرل منسٹر، فیڈرل سیکرٹریز Agree کر جاتے تھے، یہاں کے چیف پیسکو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس کو 'ڈاچ' کرتا رہا، کئی رنگ برنگ قہصے سناتا رہا کہ اگر ہم یہ بجلی لیتے ہیں تو ہم اس کو پورا استعمال نہیں کر سکتے۔ میں نے ان سے بحث کی، جہاں استعمال ہو سکتی ہے، ہماری ایک یونٹ بجلی بھی ہمارے صوبے سے باہر نہیں جانی چاہیے، Finally ان کے ساتھ ایک شیڈول ہم نے طے کیا ہے جس پہ ابھی بھی مجھے اعتراضات ہیں کہ جب ہماری بجلی پوری ہوگی اور 13.7% کے حساب سے ہمیں اپنی بجلی ملے گی تو لوڈ شیڈنگ میں ہر جگہ دو دو، تین تین گھنٹے باسانی کی آسکتی ہے۔ ساتھ ساتھ انہوں نے ایک شیڈول بنا دیا ہے، یہ تقریباً 180 فیڈرز ہیں Something جو وہ کہتے ہیں کہ وہ لوڈ شیڈنگ فری ہوں گے جہاں پر چوری یا وہاں پر Losses جس فیڈر پہ کم ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس پر ہم نے زیر لوڈ شیڈنگ کر دی ہے جس کے بارے میں ایک میٹنگ میں کل پانچ سو رکنوں کا اور اپوزیشن کے دوستوں میں جو اپوزیشن لیڈرز ہیں، میں ان کو ٹائم بتا دوں گا، وہ بھی آ کے بیٹھ جائیں تاکہ یہ مسئلہ مستقبل کیلئے حل ہو جائے۔ وہ میں یہ چاہتا ہوں یا ہماری اپنی سوچ ہے کہ جتنی Percentage کی بجلی، ہمیں ابھی ایکسٹرا جو ہماری اپنی بجلی تھی، وہ واپس آئے گی ہمارے فیڈرز میں تو اس کو میں چاہتا ہوں کہ اس حساب سے لوڈ شیڈنگ کو کم کیا جائے۔ ان کی سوچ یہ ہے کہ نہیں جہاں زیادہ چوری ہے، وہاں پر لوڈ شیڈنگ زیادہ رہنی چاہیے اور جہاں نہیں ہے، وہاں بالکل زیر لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں۔ تو اس پر بیٹھ کر میں آپ سے تعان چاہوں گا، میں آپ کو، جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، میں ان کو اطلاع دے دوں گا، اس پہ فیصلہ سے تقریباً وہ جو بجلی کی کمی ہے، وہ آنی شروع ہو چکی ہے۔ ہمارے صوبے میں کبھی پانچ سو میگا واٹ، چھ سو میگا واٹ، بہت بڑا اس کا وہ بنتا ہے، پانچ سو میگا واٹ بجلی کافی بجلی ہے تو وہ ہمارے صوبے میں آنی شروع ہو چکی ہے، صرف اس کا سسٹم بنانا ہے تو اس کی جب میٹنگ ہوگی، ان شاء اللہ میں آپ کو اطلاع دوں گا۔ ان سے میری دوسری یہ بات ہوئی جی کہ ہمارے صوبے کے جو Dues ہیں یا جیسے یہ ہمارے صوبے کا بجلی کا شیئر ہے، یہ ہمیں آپ دے دیں، Dues کی بات چل رہی ہے، ہمارے ساتھ فائنل ہو چکا ہے لیکن وہ پراسیس ہماری سرکار اتنا لمبا کر دیتی ہے کہ ایک کاغذ لکھنے میں مہینہ ڈیڑھ لگ جاتا ہے جس کے پیچھے میں ہر ہفتے ان سے پوچھ رہا ہوں کہ جلدی کریں۔ اب ایک بات یہ ان سے میری بات تقریباً فائنل ہو چکی ہے کہ اگر ہمارے صوبے کو اپنا حق مل گیا تو پھر ہماری Responsibility بنتی ہے کہ

جو صوبے میں لوگ کندے لگاتے ہیں، بجلی چوری کرتے ہیں جس کی وجہ سے سارا صوبہ لوڈ شیڈنگ کی نذر ہے تو جتنی ہم چوری کم کریں گے اتنی ہی لوڈ شیڈنگ کم ہوتی جائے گی اور ساتھ ساتھ جو ہمارے یہاں پر فیڈرز کی کمی ہے یا گریڈ سٹیشنز کی کمی ہے، اس پر بھی ہماری سلسلہ وار ان سے ڈسکشن ہوتی رہتی ہے کہ کہاں کہاں وہ کام، تھوڑا بہت اس پہ کام شروع ہو چکا ہے تو پھر اس اسمبلی کو، ہم سب کو پھر یہ بھی Commitment کرنا پڑے گا کہ پھر اس چوری کو روکنا ہے کیونکہ انہوں نے نہیں روکنا، صوبہ ہمارا ہے، لوڈ شیڈنگ کا زور ہم سے نکل رہا ہے، گالیاں ہمیں پڑ رہی ہیں، میں نے ان کو کہا ہے کہ ایک سسٹم کے تھرو سب سے پہلے جہاں جہاں چوری ہو رہی ہے سارے صوبے میں، اس کی مکمل ایک رپورٹ بنائی جائے کہ کہاں کہاں کیا ہو رہا ہے اور اس کو مطلب ہے کہ خالی کاغذوں پہ نہیں، اس کی پوری ویڈیو فلم سب کچھ بنا کے دے دیں اور اسی سسٹم کے تھرو وہ ہم جو سرکاری آفیسرز ہیں، ان کو دے دیں گے کہ یہ تمہاری پوزیشن ہے، اب اس کو کلیئر کرنا ہے، اس کو کلیئر کرتے جائیں گے اور صاف ستھرا علاقہ ان کے حوالے کریں گے، پھر اس کے بعد ان سے حساب ہو گا کہ اب اس میں کیوں چوری ہو رہی ہے؟ تو یہ کافی چیزیں ہیں، یہ Under discussion ہیں تو اگر ہم سب مل کے بیٹھیں اور ایک فارمولہ طے کر دیں کہ ہم اپنا حق لے لیں اور پھر اپنا حق ادا کریں کیونکہ ان کے ساتھ سپورٹ میں پولیس اور عوام اگر نہ ہوں تو بہت مشکل ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہو سکیں کیونکہ ہمارے لوگ عادی ہو چکے ہیں غلط کاموں میں، تو یہ جو کیا کہتے ہیں سخت فیصلے بھی کرنے پڑیں گے کیونکہ یہ ہمارا، اگر ہم نے یہ بجلی میں چوری اور یہ چیز ختم کر دی پھر ہمارا حق بنتا ہے کہ ہمارے صوبے میں لوڈ شیڈنگ نہ ہو، ہمیں کیوں اس تکلیف میں ڈالا جا رہا ہے؟ تو جب بھی ہم بات کرتے ہیں تو آپ سوچیں 80% سے Above بجلی چوری ہو رہی ہے، 60% ہو رہی ہے، 40% ہو رہی ہے، 50% ہو رہی ہے، 20% ہو رہی ہے، مطلب ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں پر لوڈ میں اور سب میں یہ Differences آرہے ہیں، اب وہ صحیح ہے، غلط ہے، وہ آیا خالی کاغذوں میں بھر رہے ہیں یا Actual ہے، تو اس وقت ہمارا سیکرٹری انرجی، پورا انرجی اینڈ پاور کا محکمہ ان کے ساتھ Daily رابطے میں ہے، Daily جتنی بجلی وہ صوبے کو دیتے ہیں، وہ Daily ہمیں رپورٹ کرتے ہیں کہ ہم Daily ادھر دے رہے ہیں، ادھر دے رہے ہیں، تو یہ اس وقت پوزیشن ہے، تو اگر ہم پیسکو سے مکمل صحیح طریقے سے اس لوڈ شیڈنگ کو کنٹرول کر دیں اور یہ ہمانہ ختم ہو جائے کہ فالٹ ہو گیا ہے اور اس ہمانے میں پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں، ہو سکتا ہے یہ اپنی چوری اس میں ایڈجسٹ کرتے ہوں گے کیونکہ میں نے چیف پیسکو سے

پوچھا کہ کیوں ہم اپنی، جب وہ کہتے ہیں ہم اپنی بجلی کیوں نہیں اٹھاتے، وہ کہتے ہیں کہ پھر وہ ہم سے اس کے پیسے مانگتے ہیں، میں نے کہا کہ جب بجلی استعمال کریں گے تو پیسے مانگیں گے، Losses already accept کرتے ہیں، تو اس میں کچھ گڑبڑ ضرور ہے، وہ کہتے ہیں دال میں کچھ کالا ضرور ہے، اب ہم سب نے مل کر اس دال سے یہ کالا نکالنا ہے اور اس صوبے کو اپنا حق بھی دلانا ہے اور ادھر کام بھی کرنا ہے۔ تو میں ریکویسٹ کروں گا آپ کو، ان شاء اللہ میں آپ کو اطلاع دے دوں گا اور بیٹھ کے جو بھی سسٹم بن سکتا ہے، واپڈا اگر ٹھیک ہو جائے تو میرے خیال میں ہم سب کی زندگی میں آرام ہو جائے گا، ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، روز جلتے ہیں، سمجھ نہیں آتی، یہ بھی کوئی طریقہ ہے، ان کو سسٹم کے ساتھ چلانا چاہیے کہ یہ ٹرانسفارمر ہے، اس پر اتنا لوڈ ہونا چاہیے، آگے اس پہ کنکشن نہ دیئے جائیں، کیوں وہ ٹرانسفارمرز جلتے ہیں کیونکہ وہ 'اور لوڈ' ہوتے ہیں، تو یہ ساری چیزیں دیکھنے کی ہیں، اس کو Set کرنے کی ہیں، تو ان شاء اللہ مل بیٹھ کر ہماری پوری کوشش جاری ہے کہ ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، اب کیا کریں؟ میں نے کہا وہ ٹرالی استعمال کریں، ٹرانسفارمرز دیں، ان کے ساتھ میں Agree ہو چکا ہوں کہ اگر ایک ہزار ٹرالی بنانی ہیں، پانچ سو میں بنانا ہوں، پانچ سو آپ بنالیں، ٹرانسفارمرز دینے کو تیار ہیں تو یہ ساری چیزیں بس، تقریباً فائنل سٹیج پر ہم آچکے ہیں تو جب ہماری یہ Next meeting ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں ایک پکچر آپ کے سامنے آجائے گی اور کچھ نہ کچھ ریلیف ان شاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کو مل جائے گا۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! میں نے واپڈا والوں سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میرے خیال میں اس ایشو پہ کافی ڈسکشن ہو گئی ہے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر! میں نے واپڈا والوں سے ریکوری کی بات کی ہے اور یہ

Responsibility سر! میں نے اپنے حلقے میں یہ کی ہے، انہوں نے میرے ساتھ یہ Agree کیا تھا کہ

جتنی بھی ریکوری ہے یا ان کی جو Payment ہے، انہوں نے میرے ساتھ یہ کیا ہے کہ 70% ہم

Write off کرتے ہیں اور 30% آپ Pay کر لیں، تو اس حلقے میں انہوں نے میرے ساتھ اس طرح

کیا، 70% انہوں نے Write off کیا اور 30% ہم نے Payment کی ہے اور وہاں پہ ابھی ان کو بجلی

مل رہی ہے، ایم پی ایز یہ دینے کو اور پبلک بھی اس کو چلانے کیلئے تیار ہے سر! لیکن کوئی ہمارے ساتھ بیٹھے کم از کم، ہم پیسے بھی دینے کیلئے تیار ہیں، عوام بھی دے رہے ہیں سر۔

جناب سپیکر: یہ اس کے اوپر جو ہے نا، ایک تو جوائنٹ ریزولوشن کل آپ لوگ لے کر آئیں گے، آپ مشاورت سے ایک جوائنٹ ریزولوشن لے کر آئیں اور اس میں تمام پوائنٹس، پوائنٹ ٹو پوائنٹ تمام ایشوز کو آپ Address کر لیں، عاطف خان! آپ کی Responsibility ہے، آپ ایک ریزولوشن بنا کے جو ایشوز ہیں، وہ ان سب پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ ڈسکس کر کے پھر اسمبلی سے ہم پاس کروالیں گے۔۔۔۔۔

جناب وجیہ الزمان خان: سر!

جناب سپیکر: وجیہ الزمان صاحب! آپ بس مختصر کیونکہ چیف منسٹر صاحب بول چکے ہیں، اس کے بعد موقع نہیں ہوتا، بس جی، جی۔

جناب وجیہ الزمان خان: تھینک یو سر۔ سر، یہ ٹرانسفارمرز جب جل جاتے ہیں تو سر! بچپن میں ہمیں یاد ہے، بیس بیس سال کبھی ٹرانسفارمر نہیں جلاتا، یہ بھی گھناؤنا کاروبار بن گیا ہے، اس میں جو پرائیویٹ ادارے آپ نے بنائے ہیں Repair کیلئے، وہ خود اس میں ملوث ہیں، ٹرانسفارمرز چوری ہو رہے ہیں، ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، غریبوں سے پیسے ڈیمانڈ کئے جاتے ہیں اور یہ گھناؤنے کاروبار کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس میں جب تک واپڈا والے اپنے ہر ڈسٹرکٹ میں ایک ورکشاپ نہیں Provide کریں گے جو سرکاری طور پر اس کو Repair نہیں کرے گا اور ان کے پاس Stand by ٹرانسفارمرز ہوں گے کہ جیسے ہی ٹرانسفارمر جل جاتا ہے، وہ دوسرا Replacement میں دیں اور اس کو Repair کر کے Free میں دیں جب تک یہ پیسے Involve ہوں گے تو یہ کاروبار نہیں ختم ہو سکتا۔ سر! ون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اذان ہو رہی ہے۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: وجیہ الزمان صاحب! پلیز مہربانی، Short، بس ایک۔۔۔۔۔

جناب وجیہ الزمان خان: سپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ جب ایک ٹرانسفارمر لگتا ہے سر! اس میں Capacity ہوتی ہے کہ یہ ٹرانسفارمر کتنے میٹرز کو اٹھا سکتا ہے، اگر وہ جلتا ہے تو ایس ڈی او سے یا ایکسیشن سے کیوں نہیں پوچھا جاتا کہ یہ کیوں جلا ہے؟ کوئی پوچھ گچھ نہیں ہے۔ جتنے جل رہے ہیں، آرہے ہیں، لوگوں سے پیسے لیے جارہے ہیں تو وہ ایک طرح کا کاروبار ہے، کوئی اس میں سوال نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ

جو بل لیتی ہے بجلی جلانے کا تو اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ٹرانسفارمر وغیرہ چیزیں ٹھیک کر کے آپ کو Provide کرے، ون سر۔ سیکنڈ یہ کہ جو یو پی ایس ہم نے لگائے ہوئے ہیں، یو پی ایس جو ہے، اس کی Double consumption ہے اور Output اس کی سنگل ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ پورے ملک میں اگر یو پی ایس ختم کر دیئے جائیں تو لوڈ شیڈنگ آپ کی ادھی ویسے ہی ختم ہو جائے گی اور یو پی ایس کی جگہ جنریٹرز کو پروموٹ کیا جائے اس وقتی ضرورت کیلئے، ویسے تو گورنمنٹ کی Responsibility ہے بجلی Provide کرنا، سیکنڈ یہ ایم این ایز اور سینئر زکا کام ہے کہ وفاق میں بولیں، وفاقی محکمہ ہے، کہ آپ کا سٹاف ہی موجود نہیں ہے، آپ کسی ایس ڈی او کے آفس میں چلے جائیں، وہاں پہ اگر ستر آدمیوں کی ضرورت ہے تو وہاں پہ سات بھی موجود نہیں ہیں، آپ کے پاس میٹر ریڈر نہیں ہے، تیکے پہ سارے وہ Assessment کر کے تو وہ آپ کو بل بچھواتے ہیں اور اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب وجیہ الزمان خان: سر! چوری جو ہے، وہ ڈیپارٹمنٹ کی مدد سے ہوتی ہے، اگر ڈیپارٹمنٹ نہ ہونے دے تو سوال نہیں پیدا ہوتا کہ چوری ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ (محترمہ نگت اور کزئی سے) میڈم! میں، میڈم! میں آپ سے، ایک منٹ، میڈم نگت اور کزئی! انٹینشن پلیز۔ میڈم! جو قصور کے حوالے سے آپ نے وہ کیا ہے تو ایک جو انٹ ریزولوشن آج پاس کرتے ہیں، واپڈا کے حوالے سے کل، تو ایک بنا کے تاکہ ہم اس کو پاس کر لیں۔ اچھا اس ایشو پہ تو کافی۔۔۔۔۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ اس ایشو پہ بات کرنا چاہتے ہیں، نوابزادہ؟

نوابزادہ ولی محمد خان: جی سر۔

جناب سپیکر: تو اس پہ کافی ڈسکشن ہو گئی ہے، یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں، یہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ ریزولوشن میڈم! آپ بنا لیں، میڈم! ابھی آپ ریزولوشن بنا لیں۔ پلیز، آپ Consult کر کے ریزولوشن بنائیں، آج ہی ہو جائے اچھا ہے، کل پھر دوسرا چلے گا، پھر وہ اس کی۔۔۔۔۔

محترمہ نگت اور کزئی: سر! میں اس پہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے سب پارلیمانی لیڈرز سے اور گورنمنٹ سے اس کا ڈرافٹ بنادیا تو وہ ابھی ٹائپ ہو رہا ہے تو ابھی دو منٹ میں وہ ہم لیں گے۔

جناب سپیکر: او کے اوکے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں: جناب سردار سورن سنگھ صاحب 10-08-2015 و 11-08-2015؛ جناب صالح محمد صاحب 10-08-2015؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 10-08-2015؛ جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب 10-08-2015؛ جناب محمد علی صاحب 10-08-2015 و 11-08-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 10-08-2015؛ جناب ضیاء الرحمان صاحب، ایم پی اے 10-08-2015؛ جناب سردار ظہور صاحب، ایم پی اے 10-08-2015؛ محترمہ نجمہ شاہین صاحب، ایم پی اے 10-08-2015؛ محترمہ فوزیہ بی بی پورے اجلاس کیلئے۔ منظور ہے جی؟
(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: یہ آج باقی ایجنڈے کو میں مؤخر کرتا ہوں اور یہ جو آئٹم نمبر 08 ہے، آئریبل منسٹر فار لاء، آئریبل منسٹر فار لاء، آئٹم نمبر 8، جی امتیاز شاہد صاحب!
جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: ایک منٹ، وہ مؤخر کر دیا۔
جناب عسکر پرویز: سپیکر صاحب! میرا ایک پوائنٹ ہے اس میں۔
جناب سپیکر: کس حوالے سے؟
جناب عسکر پرویز: یہ ہندو اور کرسچن میرج ایکٹ کے بارے میں۔
جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ۔
جناب عسکر پرویز: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب! یہ ایک۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ ویسے طریقہ یہ ہے، یہ پیش کریں پھر اس کے بعد آپ بات کر لینا، پہلے پیش تو ہو جائے۔
جناب عسکر پرویز: اچھا، چلیں ٹھیک ہے جی۔
جناب سپیکر: جی، امتیاز شاہد صاحب۔

قرارداد

Minister for Law: Mr. Speaker! In pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa hereby resolves that the

Majlis-e-Shoora [Parliament] may by law regulate the matters pertaining to Hindu Marriage, Christian Marriage and Christian Divorce.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عسکر پرویز: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے گورنمنٹ کی طرف سے ہندو میرج، کرسچن میرج ایکٹ کیلئے، ہم اس کی مکمل سپورٹ کرتے ہیں لیکن اس کے اندر جو اس کا نام رکھا گیا ہے، یہ ہے Hindu Marriage, Christian Marriage and Christian Divorce تو میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کرسچنز کے اندر Divorce ہوتی نہیں ہے تو میری درخواست ہوگی یا تو اس کو ڈیفرفر کر کے تھوڑا سا ڈسکس کر لیں یا پھر اس کے اندر ایک امینڈمنٹ کر کے یہ جو Divorce کا لفظ ہے، اس کو بیچ میں سے Amend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی امتیاز صاحب۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی، اگر ان کے کرسچن اس میں Divorce نہیں ہے تو ہم اس سے Divorce کا لفظ حذف کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اوکے جی۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

جناب سپیکر: آواز نہیں آئی آپ لوگوں کی، نہ کسی نے Yes کہا، پھر میں ایک دفعہ بول دیتا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution as amended, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously as amended.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

(خیبر پختونخوا ریفرنس آف کانفلکٹ آف انٹرسٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 9, honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that under rule 94 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, may be extended till date.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Minister, to present the report of Select Committee regarding the Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, under sub rule (1) of rule 94 of the Rules of Procedure, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(خیبر پختونخوا ریونشن آف کانفلکٹ آف انٹرسٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 10, honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, present the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Item No. 11 and 12, honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Bill, as reported by the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Prevention of Conflict of Interest Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 65 of the Bill, therefore the Bill-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Therefore-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی جی، جی جی آپ، منور خان صاحب، جی۔
جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ تو جب کمیٹی میں ڈسکشن ہو رہی تھی تو اس میں یہ Decide ہوا تھا کہ جو بھی فائنل سٹیج ہوگی تو کمیٹی کے ساتھ اس کو ڈسکس کریں گے لیکن ابھی تک سر! ہم نے کمیٹی میں اس کو کبھی لایا نہیں ہے، نہ ہی اس پر ڈسکشن کی ہے اور آپ نے رپورٹ بھی Submit کی ہے اور آپ ابھی پیش بھی کر رہے ہیں اور پاس بھی کر رہے ہیں۔ سر! یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آج پانچ دس منٹ میں ہم کیسے پڑھیں گے اور کیسے اس کو وہ کریں گے سر؟
جناب سپیکر: جی جی، منسٹر لاء!

وزیر قانون: جی، اگر ان کو اعتراض ہے تو اس کو پینڈنگ کر کے اس پر بات کر لیتے ہیں، پھر بعد۔۔۔۔۔
جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی، اس پر ڈسکشن کرنے کے بعد اس کو پیش کر لیں، اس پر بات کر لیں۔
جناب سپیکر: Next اس میں ڈال لیں، ٹھیک ہے جی جی، لیکن یہ ایک ہفتے کے اندر اندر آپ تمام اس کو، امتیاز شاہد صاحب! اچھا دس دن کے اندر، امتیاز شاہد صاحب! دس دن کے اندر آپ نے پھر اسمبلی میں رپورٹ پیش کرنی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس آرڈر مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 13, honourable Minister for Law, Imtiaz Shahid Sahib.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill for consideration please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause

1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Syed Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Article 168A, as referred to in Clause 2 of the Bill, after the word "members" the words "who have respect and refute in the society for their honesty and impartiality and shall include minimum one female member" may be inserted.

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون: میں جعفر شاہ صاحب کی امینڈمنٹ سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پولیس آرڈر مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Law Minister, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Police Order (Amendment) Bill, 2015 may be passed with amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment. Madam Nighat Orakzai.

محترمہ نگہت اور کزنئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اس مشترکہ قرارداد پر جناب عنایت اللہ خان صاحب کے دستخط ہیں، جناب عاطف خان صاحب کے، جناب جعفر شاہ صاحب کے، جناب شاہ حسین صاحب کے، اور نگزیب نلوٹھا صاحب کے، امتیاز قریشی صاحب کے، بخت بیدار صاحب کے، جناب اکبر حیات صاحب کے اور میرا Sign ہے۔

جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی قصور میں معصوم بچوں کے ساتھ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی، یہ Rules relax کر لئے جائیں، پہلے وہ کر لیں۔
جناب جعفر شاہ: داماتہ را کرہ۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: نوزہ بہ بیاضہ کومہ، 240 باندی دے کنہ؟
جناب سپیکر: چلورولز میں آپ کو۔
محترمہ نگہت اور کزنئی: سر! میں نے رولز۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Is it the۔۔۔۔۔
محترمہ نگہت اور کزنئی: 240۔

جناب سپیکر: Rules relaxation کیلئے تو پھر میں تو ہاؤس کے سامنے تو۔۔۔۔۔
قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت اور کزنئی: Rule 240 کے تحت جو ہے تو اس میں Rule کو Relax کرنے کی اجازت چاہتی ہوں تاکہ یہ قرارداد، مشترکہ قرارداد جو ہے اس کو پیش کروں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please.

محترمہ نگہت اور کزنئی: سب نام پھر دوبارہ پڑھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بسم اللہ۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: دوبارہ نا

جناب سپیکر: پیش کریں۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: اچھا جی۔

قرارداد

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب! یہ ایک مشترکہ قرارداد ہے اور اس پہ جناب عنایت اللہ خان صاحب کے دستخط ہیں، جناب عاطف خان صاحب کے ہیں، جعفر شاہ صاحب کے ہیں، شاہ حسین صاحب کے ہیں، اور نگزیب نلوٹھا صاحب کے، امتیاز قریشی صاحب کے، سخت بیدار صاحب کے، اکبر حیات خان صاحب کے اور میرا Sign ہے۔

جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی تصور میں معصوم بچوں کے ساتھ رونما ہونے والے واقعے کی پرزور مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ پنجاب حکومت کو ہدایت کرے کہ واقعے میں ملوث ملزمان کو سخت ترین سزا دے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. The sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 11 اگست 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)